عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN
قیمت ۱۰ روپے
جلد: ۳۴ | ۸ تا ۱۴/ذوالقعدہ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۳ تا ۲۹/اگست ۲۰۱۵ء | شمارہ: ۳۲

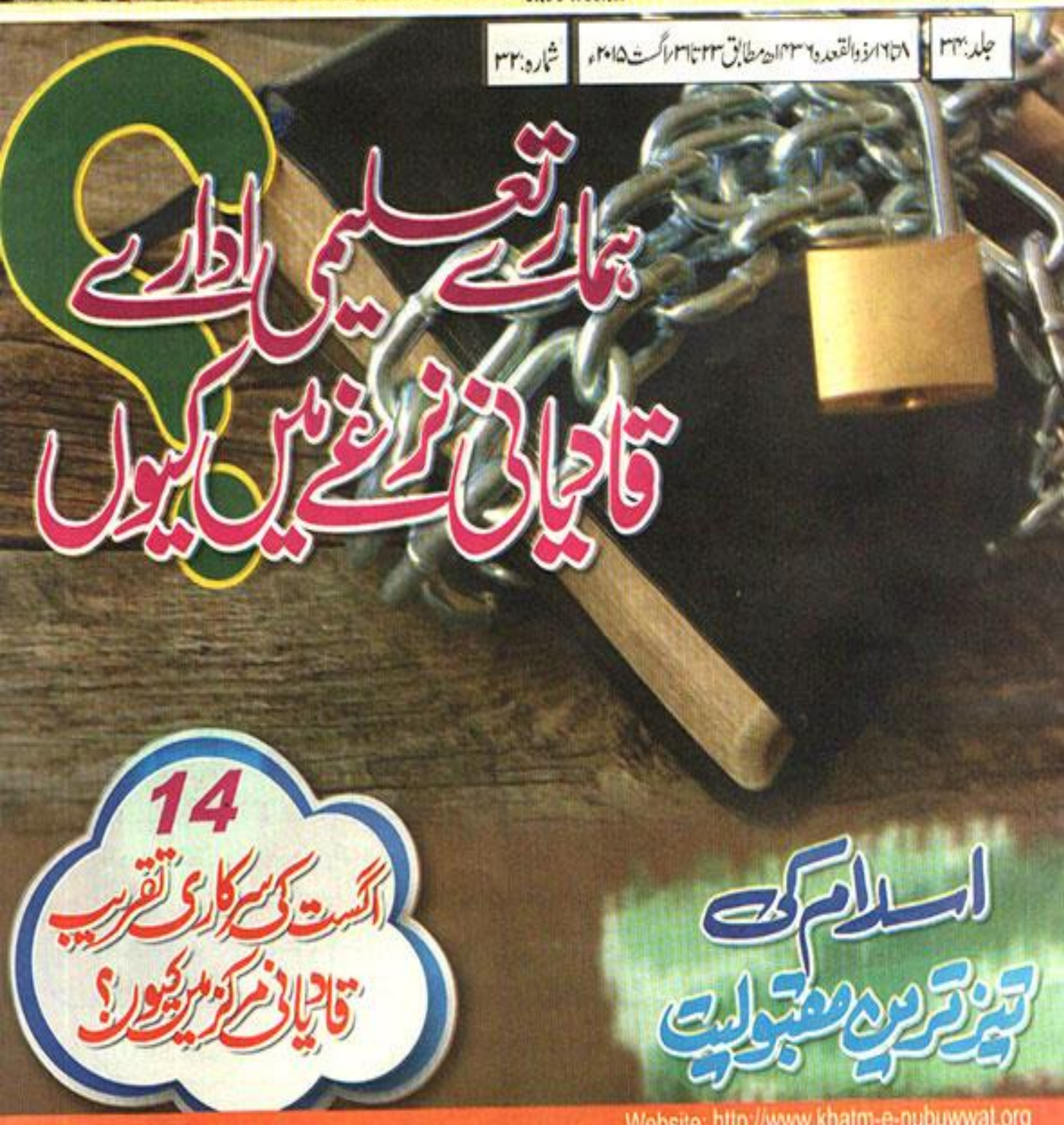

Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

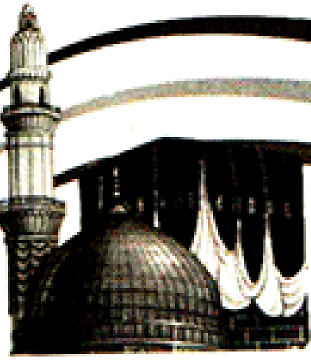

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

سنت اعتکاف توڑنے پر ایک دن کے اعتکاف کی قضا واجب ہے

س:......رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں دو صاحب ایک جامع مسجد میں سنت اعتکاف کی نیت سے معتکف ہوئے، مگر دوسرے روز معمولی عذر یعنی مسجد کی انتظامیہ نے رات کو سونے نہیں دیا، نیند پوری نہیں ہوئی۔ لہٰذا دونوں اپنا سامان اور بستر وغیرہ لے کر اپنے مکان پر چلے گئے اور اعتکاف ختم کردیا۔ دوستوں کے سمجھانے پر تقریباً ایک گھنٹہ بعد دوبارہ اسی مسجد میں معتکف ہوگئے۔ اب بتایئے کہ ان کے اعتکاف کا کیا بنا؟ آیا ان کو اس دن کی قضا کرنا ہوگی؟ کوئی کفارہ بھی دینا ہوگا؟ تفصیل سے مطلع فرمائیں۔

ج:......مسجد سے بلا عذر نکلتے ہی ان کا سنت اعتکاف ختم ہوگیا تھا دوبارہ آنے کے بعد نفل اعتکاف شمار ہوگا۔ ایک دن کا اعتکاف جو توڑ دیا تھا، اس کی قضا بھی ان کے ذمہ واجب ہے۔ لہٰذا ایک دن کا اعتکاف قضا کی نیت سے کیا جائے اور یہ اعتکاف روزے کے ساتھ کیا جائے کیونکہ اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا، اس کے علاوہ اس کا کوئی کفارہ نہیں۔

قضا نمازیں

س:......قضا نماز کا حساب کب سے شروع کرنا چاہئے؟ اور اس کو پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج:......بالغ ہونے کے بعد سے اب تک جتنی بھی نمازیں آپ نے چھوڑی ہیں، وہ سب ادا کرنا آپ کے ذمہ ہے، ان کا حساب لگا کر نوٹ کرلیں اور ان کو ادا کرنا شروع کردیں۔ قضا نماز میں صرف فرض اور وتر پڑھے جاتے ہیں، سنتوں اور نوافل کی قضا نہیں ہوتی اور یہ قضا نمازیں آپ ہر وقت پڑھ سکتے ہیں سوائے تین اوقات کے: (۱) طلوع آفتاب کے وقت، (۲) غروب کے وقت، (۳) زوال کے وقت۔ ان اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت پر قضا نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ حتیٰ کہ فجر کے وقت فرضوں سے پہلے اور بعد میں بھی اسی طرح عصر کے فرض پڑھنے کے بعد بھی جبکہ ان دو اوقات میں نوافل پڑھنے کی اجازت نہیں اور خواتین کے لئے ان کے مخصوص ایام کی نمازیں معاف ہیں، ان کی کوئی قضا نہیں، ہر قضا نماز کو ادا کرتے وقت یہ نیت کرلیں کہ میرے ذمہ جو قضا نمازیں ہیں، ان میں پہلی نماز ادا کر رہا ہوں۔

عربی کے علاوہ دوسری زبان میں دعا مانگنا

س:......اگر کسی کو عربی زبان میں دعائیں یاد نہ ہوتی ہوں تو کیا وہ صرف اردو میں یا کسی دوسری زبان میں ہی دعا مانگ سکتا ہے؟

ج:......عربی میں دعا کرنا ضروری تو نہیں کسی بھی زبان میں دعا کی جاسکتی ہے، البتہ عربی میں دعا کرنا افضل ہے اور قبولیت کے زیادہ لائق ہے، کیونکہ عربی زبان اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب زبان ہے اور پھر دعا میں بھی قرآنی دعائیں یا ماثورہ دعائیں کرنا افضل ہیں۔ اس لئے عربی کی دعائیں یاد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

داڑھی منڈے کی اذان واقامت

س:......کیا ایسے شخص کو اذان واقامت کہنی چاہئے، جس کی داڑھی شریعت کے مطابق نہ ہو یعنی ایک مشت سے کم ہو اور وہ یہ داڑھی کٹواتا ہو؟

ج:......داڑھی ایک مشت رکھنا واجب ہے اور اس سے کم کرنا یا بالکل ہی منڈوا دینا حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے اور ایسا شخص شریعت کی نظر میں فاسق کہلاتا ہے اور فقہاء فرماتے ہیں کہ فاسق آدمی کا اذان وتکبیر کہنا مکروہ ہے۔ لہٰذا اس کو خود ہی احتیاط کرنی چاہئے۔

جس پر حج فرض ہو اسے کیا کرنا چاہئے؟

س:......اگر کسی شخص پر حج فرض ہے اور اس کے والدین بھی ہیں، جنہوں نے حج نہیں کیا اور جوان بچیاں بھی ہیں تو کیا یہ شخص پہلے اپنا حج کرے یا والدین کو حج کرائے یا پھر بچیوں کی شادی اور جہیز پر رقم خرچ کرے؟

ج:......اگر کسی شخص پر حج فرض ہوچکا ہے تو اسے پہلے اپنے حج فرض کی فکر کرنی چاہئے۔ اس رقم کو والدین کے نفلی حج یا عمرہ پر خرچ کرنا یا بچیوں کے جہیز وغیرہ پر خرچ کرنا درست نہیں، کیونکہ اس کے ذمہ فرض باقی رہ جائے گا۔ اس لئے پہلے یہ اپنا فرض پورا کرے، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کے والدین اور بچیوں کی ضرورتوں کو بھی ان شاء اللہ! پورا فرمادیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۴ — ۱۶تا۲۸ ذوالقعدہ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۳تا۳۱ اگست ۲۰۱۵ء — شمارہ:۳۲

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

۱۴؍اگست کی تقریب قادیانی مرکز میں کیوں؟	۳	محمد اعجاز مصطفی
حج...احکام ومسائل اور آداب	۶	مولانا سید محمد رابع حسن ندوی
عظمت رسالت مآب کا نگہبان	۱۰	مولانا قاضی احسان احمد
اسلام کی تیز ترین مقبولیت	۱۲	سلیم اللہ عابدی
ہمارے تعلیمی ادارے قادیانیوں کے نرغے میں کیوں؟	۱۵	مولانا عبدالواحد قاسمی
تحریک ختم نبوت...آغاز سے کامیابی تک (۴۰)	۱۸	مسعود ساحر
فتنۂ غامدیت اور فتنۂ قادیانیت (۳)	۲۰	مولانا عبداللہ معتصم
اللہ پر توکل کے حیرت انگیز واقعات	۲۵	ڈاکٹر عائض القرنی

زر تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۹۵ڈالر، یورپ، افریقہ:۷۵ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک:۶۵ڈالر
فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی:۲۲۵روپے، سالانہ:۴۵۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون:۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Phone: 32780337 Fax: 32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

۱۴ر اگست کی سرکاری تقریب

قادیانی مرکز میں کیوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

قادیانیوں نے پاکستان بنتے وقت پاکستان کی مخالفت کی تھی، انہوں نے باقاعدہ اس کمیشن کو درخواست دی تھی جو پاکستان باؤنڈری کے لئے متعین تھا کہ ہمیں مسلمانوں میں شامل نہ کیا جائے، اس لئے ضلع گورداس پور پاکستان میں شامل نہ ہوسکا، لیکن پاکستان بنتے ہی یہ قادیانی نہ صرف یہ کہ پاکستان میں گھس آئے بلکہ پاکستان کی کلیدی پوسٹوں اور اعلیٰ عہدوں پر بھی براجمان ہوگئے۔ بدقسمتی سے جب پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ہی ایک قادیانی سر ظفر اللہ خان کو بنادیا گیا تو پاکستان کے تمام سفارت خانوں میں ان قادیانیوں کو گھسایا گیا، جنہوں نے پاکستان کی سفارت کم اور قادیانیت کی تبلیغ اور اس کا پرچار زیادہ کیا۔ اسی کا شاخسانہ ہے کہ آج تک وہ سفارت خانوں میں اعلیٰ عہدوں پر براجمان ہیں، جیسا کہ کچھ عرصہ قبل پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں تمام سفارت خانوں میں موجود افسران کی ایک فہرست پیش کی گئی تھی جس کے دیکھنے سے پتہ چلتا تھا کہ شاید مسلمانوں میں کوئی قابل پڑھا لکھا اور ایسا کوالیفائڈ ایک بھی مسلمان نہیں جو بائیسواں گریڈ حاصل کرسکے، اگر کوئی اس گریڈ کے قابل ہے تو وہ صرف اور صرف قادیانی ہی ہیں۔ نعوذباللہ!

اب حال یہ ہے کہ پاکستان کی یوم آزادی کی تقریب کے لئے قادیانیوں کے مرکز کو مقرر کیا گیا اور در پردہ اس کے میزبان قادیانیوں کو ظاہر کیا جارہا ہے۔ یہ کتنا بڑا دھوکا اور مسلمانوں کے ساتھ فریب ہے۔ اس لئے کینیڈا میں رہنے والے مسلم پاکستانی سراپا احتجاج ہیں کہ یہ ہمارے دین اور مذہب کے ساتھ کیوں کھلواڑ کیا جارہا ہے اور جب کہ یہ قادیانی آج تک ہمارے آئین پاکستان کو نہیں مانتے اور نہ ہی وہ انتخابات میں اس بنا پر حصہ لیتے ہیں تو جو آئین پاکستان کو ہی نہ مانتا ہو، اس کے ہاں اس ملک کی آزادی کی یہ تقریب رکھنا چہ معنی دارد؟ اس کی مکمل رپورٹ درج ذیل خبر میں ملاحظہ فرمائیں:

''کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں پاکستانی قونصل جنرل کی جانب سے یوم آزادی کی سرکاری تقریب کا انعقاد قادیانیوں کی عبادت گاہ میں کیا جارہا ہے۔ تقریب کے حوالے سے چھپوائے گئے کارڈز پر مزید معلومات کے حصول کی خاطر قادیانی ویب سائٹ کا ایڈریس اور فون نمبر درج کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق قونصل جنرل کے اس اقدام پر کینیڈا میں پاکستانی مسلمانوں میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔ دوسری جانب قونصل جنرل ریاض احمد گولو کا کہنا ہے کہ: ''بڑی سرکاری تقریب کسی اور جگہ ہے، یہ تقریب قادیانیوں نے رکھی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلیں۔'' جبکہ دفتر خارجہ کے ترجمان نے ''امت'' کے رابطہ کرنے پر اس حوالے سے کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کردیا ہے اور پروگرام سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ ''امت'' کو دستیاب معلومات کے مطابق قونصل جنرل ٹورنٹو کی جانب سے ۱۴ر اگست ۲۰۱۵ء کی سرکاری تقریب کے لئے جو دعوت نامہ جاری کیا گیا ہے اس میں لکھا ہے کہ: ''پاکستان کے یوم آزادی پر قونصل جنرل پاکستان کی جانب سے دعوت فن وفوڈ اسٹالز بھی ہوں گے۔ جمعہ ۱۴ر اگست ۲۰۱۵ء کو ۳ بجے سے ۹ بجے شام مختلف اسٹالز اور بچوں کے کھیل ہوں گے اور اسٹیج پر آفیشل تقریب شام ۷ بجے شروع ہوگی۔ تقریب کا مقام قادیانیوں کی عبادت گاہ (بیت الاسلام گراؤنڈ) رکھا گیا اور کارڈ پر قادیانیوں کی عبادت گاہ کا ایڈریس دیا گیا ہے۔ دوسرے کونے پر مزید معلومات کے لئے قادیانیوں کی ویب سائٹ www.Ahmadiyya.com اور فون نمبر 1.905-832-2669 دیا گیا ہے۔

اس حوالے سے ''امت'' کو ٹورنٹو میں موجود ذرائع نے بتایا کہ کینیڈا میں اس معاملے پر بات کرنا خاصا مشکل ہے، کیونکہ قادیانی انتہائی منظم ہیں۔ یہاں ان کی دو عبادت گاہیں ہیں۔ تقریباً ۱۰ برس قبل انہوں نے اس علاقے میں ۳ سو گھروں کی کالونی میں اکٹھے ۲۰۰ گھر اس شرط پر خریدے تھے کہ گلیوں کے نام ان کی مرضی

سے رکھے جائیں، لہٰذا ایسا ہی ہوا ہے۔ قادیانی یہاں اپنا سالانہ جلسہ بھی کرتے ہیں، جس میں پوری دنیا سے لوگ آتے ہیں۔ ''امت'' کی اطلاعات کے مطابق پاکستانی قونصل خانے کے سابق افسر عمران علی کے دور میں قادیانیوں کو اہمیت ملنا شروع ہوئی۔ اس سے قبل انہیں قونصلیٹ میں وہ اہمیت حاصل نہیں تھی۔ ''امت'' سے مقامی مسلمان نمائندوں نے خود رابطہ کر کے اس پروگرام پر احتجاج کیا ہے۔ تاہم قونصلیٹ کی مخالفت اور قادیانیوں کے اثر ورسوخ کے سبب وہ فی الحال اپنے نام ظاہر کرنے سے گریزاں ہیں۔ ''امت'' کو وزارت خارجہ کے ایک ذریعے نے بتایا کہ عالمی سطح پر پاکستان پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ قادیانیوں کے حوالے سے نہ صرف قوانین تبدیل کرے بلکہ انہیں سرکاری تقریبات میں بھی اہمیت دینے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کینیڈا میں ہونے والی یہ تقریب اس سلسلے کی کڑی ہے۔ کینیڈا کی ایک مسجد کے امام نے بتایا کہ یہاں قادیانیوں کے حوالے سے کسی طرح بھی بات کرنے کو مذہبی منافرت کے زمرے میں لیا جاتا ہے اور سرکاری سطح پر اس کی سخت سزا دی جاتی ہے۔ انہی قوانین کی آڑ میں قادیانی کمیونٹی مسلمانوں خصوصاً مساجد کے خلاف وارداتیں کرتی رہتی ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق کینیڈا کا ایک اردو اخبار ختم نبوت پر ایک کتاب قسط وار شائع کر رہا ہے، لیکن اس پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ اس کتاب کی اشاعت بند کرے، یا قادیانیوں کی حمایت میں بھی کتاب شائع کی جائے۔ ''امت'' کو بتایا گیا ہے کہ صرف کینیڈا ہی نہیں تقریباً تمام مغربی ممالک میں قادیانیوں کو وہی حیثیت حاصل ہو چکی ہے جو یہودیوں کو حاصل ہے۔ ان کے حوالے سے کوئی خاص قانون تو نہیں بنایا گیا، مگر مذہبی منافرت کے قوانین کا سہارا لے کر قادیانیوں کو تحفظ دیا جا رہا ہے۔

ٹورنٹو میں پاکستان کے یوم آزادی کی سرکاری تقریب کا انعقاد قادیانی عبادت گاہ میں کیے جانے کے حوالے سے ''امت'' نے دفتر خارجہ کے ترجمان قاضی خلیل اللہ سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا: ''جب تک میں اپنے ذرائع سے معلومات حاصل نہ کرلوں، میں اس پر تبصرہ نہیں کر سکتا۔'' ان سے پوچھا گیا کہ آپ کس وقت تک معلومات حاصل کر سکیں گے؟ تو انہوں نے کہا: ''میں بہت مصروف ہوں، اتنی جلدی ممکن نہیں ہو سکے گا۔'' امت نے جب یہ پوچھا کہ کیا ماضی میں بھی کبھی سرکاری تقریب قادیانی مرکز میں رکھی گئی ہے؟ تو قاضی خلیل اللہ کا کہنا تھا کہ وہ اس پر تبصرہ نہیں کر سکتے۔ معلومات حاصل کرنے کے بعد ہی بات کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے۔

دریں اثنا ''امت'' نے اس حوالے سے تفصیلات جاننے کی خاطر ٹورنٹو کے قونصل جنرل ریاض گولو سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ درست ہے کہ قادیانیوں کی عبادت گاہ کے گراؤنڈ میں یہ تقریب ہو رہی ہے، لیکن یہ مرکزی تقریب نہیں۔ قونصل خانے کی مرکزی تقریب THORNCLIF کے اسٹیڈیم میں ہوگی، جس میں ۲۲ ہزار پاکستانی شریک ہوں گے اور وہاں ۳ بجے پاکستان کا جھنڈا لہرایا جائے گا، جب کہ قادیانی عبادت گاہ میں پروگرام شام کے وقت ہے۔ اس سوال پر کہ اس کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟ انہوں نے کہا کہ ''شہر میں ۱۵ سے ۲۰ ہزار قادیانی ہیں، انہوں نے ہم سے رابطہ کیا اور کہا کہ وہ بھی پاکستانی ہیں، لہٰذا وہ ایک تقریب رکھنا چاہتے ہیں، جس پر انہیں اجازت دے دی گئی۔'' اس سوال پر کہ تقریب کا دعوت نامہ تو آپ کی اجازت سے جاری ہوا ہے؟ ریاض گولو نے کہا کہ: ''وہ چاہتے ہیں کہ دیگر پاکستانیوں کو بھی بلایا جائے، اس لئے ہم نے انہیں اپنی طرف سے دعوت نامہ جاری کرنے کی اجازت دی، کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کے تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلیں، اس شہر میں پہلے کبھی پاکستان کا دن نہیں منایا گیا۔ اس بار پہلی مرتبہ ایسا ہو رہا ہے۔ اسماعیلی، مسیحی سب الگ الگ منا رہے ہیں۔ کوئی ۸ ایونٹ ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے، چونکہ معاملہ پاکستان کا ہے، اس لئے ہم سب کو ساتھ لے کر چل رہے ہیں، جہاں تک ان کے اپنے اسکول آف تھاٹ کا تعلق ہے تو ہم اس معاملے میں نہیں پڑتے۔ ان کے جو مذہبی پروگرام ہوتے ہیں، ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، نہ ہم کوئی دلچسپی لیتے ہیں۔ یہ چونکہ پاکستان کا معاملہ ہے، اس لئے ہم سارے پاکستانیوں کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں، تاکہ ہمارے معاشرے کی تقسیم یہاں دکھائی نہ دے۔'' انہوں نے بتایا کہ یہاں کی پارلیمنٹ میں ۱۰ اگست کو یوم پاکستان منایا جا رہا ہے، جس پروگرام کا ذکر ہو رہا ہے، یہ بھی صرف پاکستان کے نام پر ہے۔ (روزنامہ امت کراچی، ۸ اگست ۲۰۱۵ء)

حکومت پاکستان سے ہمارا مطالبہ ہے کہ جب تک یہ قادیانی آئین پاکستان کو نہیں مانتے ان سب کو تمام سفارت خانوں سے بے دخل کیا جائے۔ اس لئے کہ اس حالت میں وہ پاکستان کی نیک نامی کی بجائے پاکستان کو بدنام کرنے اور پاکستان کی خیر خواہی کی بجائے پاکستان کی بدخواہی کے ہی منصوبے بناتے رہیں گے اور جو قادیانی افسران پاکستانی اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر براجمان ہیں ان سب کو ہٹا کر مسلم افسران کو ان کی جگہ متعین کیا جائے۔ ان ارید الا الاصلاح ماستطعت وما توفیقی الا باللّٰہ. علیہ توکلت والیہ انیب۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

حج... احکام ومسائل اور آداب

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

حج کی فرضیت:

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے، جس طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ، اسی طرح حج، اس کی فرضیت قرآن شریف، حدیث شریف، اجماع اور عقل ہر طرح سے ثابت ہے، اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے، ہر اس شخص پر جو آزاد، عاقل، بالغ، تندرست ہو اور اس کے پاس اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اتنا زائد ہو کہ اس سے مکہ مکرمہ جانے آنے اور دوران سفر کے اخراجات پورے ہوسکیں، عمر میں ایک بار فرض ہوتا ہے، جس کی ادائیگی زندگی بھر میں ضروری ہوتی ہے۔ حج کی استطاعت کے ہونے کی صورت میں بھی حج نہ کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت برا قرار دیا گیا ہے اور اس پر بڑی وعید آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ۔'' (آل عمران:۹۷)

ترجمہ: ''اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر حج کرنا اس گھر کا جو کوئی پاوے اس تک راہ اور جس نے کفر وانکار کیا تو اللہ غنی ومستغنی ہے تمام جہان کے لوگوں سے۔''

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اس کو جلدی کرنا چاہئے۔'' اور فرمایا: ''جس شخص کو کسی ضروری حاجت یا مرض شدید یا ظالم بادشاہ نے نہیں روکا اور وہ بلا حج مرگیا تو اس کی مرضی جو چاہے کرے، یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر۔''

قرآن مجید کی مذکور بالا آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حج کا نہ کرنا کفر کی طرح کی بات ہے اور حدیث شریف سے کھلا ہوا اشارہ مل رہا ہے کہ حج کا نہ کرنا گویا اسلام سے رشتہ ناطہ توڑ دینا یا اسلام سے بے تعلقی کے مرادف ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ان فرمودات کے بعد بھی مسلمان کے لئے حج ترک کرنے یا اس کی ادائیگی میں سستی وکوتاہی کرنے کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے، بہت ڈرنے کی بات ہے، حج کی استطاعت ہوتے ہی کسی بھی مسلمان کے لئے زیبا نہیں کہ اس کی ادائیگی میں تاخیر کرے، کیونکہ خدانخواستہ اگر حج نہ کرسکا تو قیامت میں اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا کتنا افسوس ناک مقام ہوگا۔

حج کے فضائل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: ''جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے حج کیا اور اس میں جماع، فحش باتوں اور گناہوں سے بچا رہا تو وہ ایسا پاک ہوکر لوٹتا ہے جیسا کہ وہ پیدا ہونے کے وقت بے گناہ تھا۔''

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو حاجی سوار ہوکر حج کرتا ہے، اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم کی نیکیوں میں سے لکھی جاتی ہیں۔''

حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ: ''حج میں خرچ کرنے کا ثواب جہاد میں خرچ کرنے کے ثواب کے برابر ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان ہوں اور حج مبرور کی جزا صرف جنت ہے۔''

عمرہ وحج کا فرق:

عمرہ چھوٹا حج ہے، اس لئے اس کو حج اصغر بھی کہا جاتا ہے اور اس کے مقابلہ میں حج کو حج اکبر سے تعبیر کیا جاتا ہے، عمرہ اور حج میں فرق یہ ہے کہ حج میں جتنی شرطیں ہیں اور وہ جتنی تفصیل سے ضروری ہیں، اتنی عمرہ میں نہیں ہیں۔ عمرہ سال کے کسی بھی حصہ میں ہوسکتا ہے، سوائے صرف ان چار پانچ دنوں کے جن میں حج کا وقت مقرر کیا گیا ہے، لیکن حج صرف اپنے مقررہ دنوں میں کیا جاسکتا ہے۔ عمرہ میں منیٰ، مزدلفہ، عرفات جانے اور وہاں کے شعائر ادا کرنے کی ذمہ داری نہیں ڈالی گئی ہے۔ اس میں صرف طواف اور سعی کافی قرار دی گئی ہے، جب کہ حج میں ان مذکورہ جگہوں پر بھی جانا اور وہاں کے شعائر ادا کرنا ضروری ہے اور عرفات کی حاضری کے بغیر تو حج ہوتا ہی نہیں۔

حج مبرور:

حج مبرور وہ حج ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہو۔علماء کہتے ہیں کہ اللہ کے یہاں مقبول حج ہی کا نام حج مبرور ہے۔بعض کہتے ہیں کہ جس میں نام ونمود اور دکھاوا نہ ہو وہ حج مبرور ہے۔ بہرحال حج کی جو بہترین اور اعلیٰ قسم ہوسکتی ہے وہ حج مبرور ہے۔ہر مسلمان کو دعا اور کوشش کرنی چاہئے کہ اس کو اللہ تعالیٰ حج مبرور کی سعادت عطا فرمائے۔آمین۔

حج کی ادائیگی کب صحیح ہے:

۱:...صحیح یہ ہے کہ حج کے شرائط پائے جائیں تو بلا تاخیر حج کرنا چاہئے۔دوسرے سال پر اٹھا رکھنا اچھا نہیں ہے۔

۲:...ناجائز مال سے حج کرنا حرام ہے۔

۳:...کسی کے ماں باپ اس کی خدمت کے محتاج ہوں یا کسی کا قرضہ اس کے ذمہ ہو اور اس کے پاس مال نہ ہو، یا کسی کی ضمانت ہو تو ان سب صورتوں میں ماں باپ سے،قرض خواہ سے یا جس سے ضمانت کی ہو اس سے اجازت طلب کرنا ضروری ہے، بلا اجازت حج کرنا مکروہ تحریمی ہے،لیکن جس کے ماں باپ اس کی خدمت کے محتاج نہ ہوں اس کو اجازت لینا ضروری نہیں ہے، لے لے تو اچھا ہے۔

۴:...عورت حج کو جائے تو ضروری ہے کہ ساتھ میں شوہر یا محرم یعنی کوئی ایسا آدمی ہو،جس سے اس کا نکاح درست نہ ہو، جیسے باپ،بھائی،بیٹا یا دودھ شریک بھائی یا سسر وغیرہ ایسے ساتھ کے بغیر عورت کا سفر کرنا جائز نہیں ہے،اگر کرے گی تو گناہ گار ہوگی۔

حج بدل:

جو ذی حیثیت مسلمان اس درجہ معذور ہوگیا ہے کہ اب خود حج ادا نہ کرسکتا ہو یا اس کا انتقال ہوگیا ہو اور اس کی اولاد اس کی طرف سے نفلی حج ادا کرنا چاہے تو اس کے لئے حج بدل کی صورت ممکن ہے، اس کے لئے کسی ایسے مسلمان کو جو خود اپنا حج کرچکا ہو، اس کی ذی حیثیت شخص کے وطن سے حرمین شریفین تک پھر واپسی اس کے وطن تک کے قیام و طعام وسفر کے تمام ضروری اخراجات دے کر حج کے لئے بھیجا جاسکتا ہے۔

حج بدل کرنے والے کے لئے ضروری ہے کہ جس کی طرف سے حج بدل کررہا ہو،اس کی نیت سے اس طرح حج کرے جیسا اپنا حج کرتا،اس کے دیئے ہوئے مصارف کو صرف مقصد سفر اور اس کے ضروری متعلقات ہی میں خرچ کرے،اپنی ذاتی ضروریات میں صرف نہ کرے،کھانے پینے نیز قیام کے مصارف بھی حج بدل کے مصارف میں شمار کئے جائیں گے،اگر حج بدل بھیجنے والا اجازت واختیار دے دے کہ وہ اپنی مرضی سے آزادانہ طریقہ پر خرچ کرسکتا ہے تو پھر اس کے لئے جائز ہے۔جن لوگوں نے اپنا حج پہلے کبھی نہ کیا ہو تو ان کو بھی حج بدل میں بھیجا جاسکتا ہے، اس کی کچھ شرطیں اور تفصیل ہے، ایسا کرنے والے کو مفتی سے معلوم کرلینا چاہئے۔

حج شروع کرنے سے قبل کرنے کے کام:

حج سے پہلے تمام گناہوں سے اس طرح توبہ کرنی چاہئے کہ اپنے کئے پر دل سے نادم وشرمندہ ہو اور خدا سے اس کی معافی چاہے اور آئندہ نہ کرنے کا عزم بالجزم کرے۔اگر حقوق اللہ (نماز، روزہ) قضا کئے ہیں تو ان کی قضا کرے،کسی آدمی کا کوئی مالی حق اس کے ذمہ ہو تو اس کو ادا کرے یا معاف کرائے اور اگر گالی دی ہے یا مارا ہے یا غیبت کی ہے تو اس کو بھی صاحب حق سے معاف کرائے، اپنا حق معاف کرانے اور اپنے رشتہ داروں یا دوستوں سے رخصت ہونے اور ان سے دعا کی درخواست کرنے کے لئے خود ان کے گھر جائے اور جب حاجی حج سے واپس آئے تو وہ لوگ اس سے ملنے اور دعا کرانے آئیں۔

احرام کا طریقہ اور آداب:

آپ کو اپنے راستے کی میقات آنے سے قبل احرام کے لئے تیار ہونا چاہئے تاکہ میقات سے قبل آپ احرام باندھ سکیں۔

جدہ پہنچنے میں جب تقریباً آدھ گھنٹہ باقی رہ جائے گا تو آپ کا جہاز میقات یلملم کے سامنے سے گزرے گا، آپ کو یہیں احرام باندھنا ہے، کپتان کی طرف سے پہلے ہی اس کا اعلان ہوجائے گا (بہتر تو یہ ہے کہ ایئرپورٹ پر ہی احرام باندھ کر جہاز میں سوار ہوں) احرام کے لئے آپ کے پاس دو چادریں یا بڑے تولئے ہوں گے، آپ ان ہی میں سے ایک لنگی کی طرح باندھ لیجئے اور دوسری کو اپنے جسم کے اوپری حصہ پر اوڑھ لیجئے پھر دو رکعت نفل ادا کیجئے،نماز کے دوران چادر سے سر کو ڈھکے رکھئے اور سلام پھیرتے ہی سر کو کھول دیجئے اور عمرہ یا حج کی جیسا ارادہ ہو، ویسی نیت کیجئے عمرہ کی نیت کے لئے آپ یہ الفاظ کہہ سکتے ہیں:

"اللھم انی ارید العمرۃ فیسرھا لی وتقبلھا منی۔"

ترجمہ:"اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ رکھتا ہوں پس تو اسے میرے لئے آسان کردے اور اس کو مجھ سے قبول فرما۔"

اور اگر حج افراد کی نیت کرنی ہے تو "العمرۃ" کے بجائے "الحج" کا لفظ استعمال کیجئے اور اگر قران کی نیت کرنا ہے تو "العمرۃ والحج" دونوں کے الفاظ استعمال کیجئے اور اس کے بعد ہی بلند آواز سے کہئے:

"لبیک اللھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک، ان الحمد

والنعمة لک والملک، لا شریک لک۔"

ترجمہ: "میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریفیں تیرے لئے اور ساری نعمتیں تیری دی ہوئی ہیں اور بادشاہت تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔"

اس کے بعد پست آواز سے درود شریف اور یہ دعا پڑھے:

"اللھم انی اسئلک رضاک والجنة واعوذبک من غضبک والنار۔"

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے تیری خوشنودی اور جنت مانگتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضی اور جہنم کی آگ سے۔"

احرام باندھنے کے لئے آپ اگر اس کی نفل نماز نہ پڑھ سکے ہوں تو کسی بھی نماز کے بعد آپ مذکورہ بالا نیت کے ساتھ احرام باندھ سکتے ہیں، اور اگر کسی رکاوٹ کی وجہ سے نماز کا موقع نہ ملا ہو تو یہ نیت بغیر نماز کے بھی کی جاسکتی ہے۔

احرام کی نیت کا یہ طریقہ اختیار کرتے ہی آپ محرم ہوگئے، اب اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، صبح و شام اور نمازوں کے بعد نیز لوگوں کی ملاقات کے وقت کثرت سے بآواز بلند لبیک پڑھئے، سر کو کھلا رکھئے، خواہ نماز پڑھتے ہوں، سلا ہوا کپڑا نہ پہنئے، پیروں کے اوپر کی ہڈی کو جوتوں کے اوپری حصے سے نہ ڈھکنے دیجئے، ورنہ آپ "جنایت" کے مرتکب ہوں گے، یعنی ایسی غلطی ہوگی جس کے نتیجہ میں شریعت کی طرف سے آپ کو جرمانہ ادا کرنا ہوگا، عورتوں کو سلے ہوئے کپڑے پہننے جائز ہیں وہ سر بھی چھپائیں گی مگر اوپر اس طرح کپڑا نہ ڈالیں کہ منہ سے چھوجائے۔

احرام کی حالت میں جو چیزیں منع ہیں:

احرام کی حالت میں بہت سی چیزیں ممنوع ہیں، ازاں جملہ:

۱:... عورت سے ہم بستری اور وہ باتیں جن سے ہم بستری کی خواہش پیدا ہو۔

۲:... اپنا یا کسی کا سر یا داڑھی مونڈنا یا تراشنا اور بدن کے کسی حصہ کا بال دور کرنا خواہ مونڈ کر یا کسی اور طریقہ سے۔

۳:... ناخن تراشنا یا ترشوانا۔

۴:... سلا ہوا کپڑا پہننا۔

۵:... موزے یا پائتابے پہننا۔

۶:... خوشبو ملنا یا خوشبودار چیز میں رنگا ہوا کپڑا پہننا۔

۷:... سر یا منہ یا ان کے کسی حصہ کو یا ناک کو کپڑے سے ڈھانکنا۔

۸:... خشکی کے جانور کا شکار کرنا یا پکڑنا یا شکار میں مدد دینا وغیرہ۔

۹:... جوئیں مارنا یا کپڑے سے نکال کر پھینکنا یا دوسرے کو دینا یا جس کپڑے میں جوئیں پڑی ہوں، اس کو دھوپ میں ڈالنا کہ جوئیں مر جائیں۔

۱۰:... سر یا بدن میں زیتون یا تل کا تیل استعمال کرنا۔

۱۱:... حق تعالیٰ کی ہر نافرمانی ہر حالت میں بُری ہے، مگر احرام کی حالت میں اور زیادہ منع ہے، یہی حال جھگڑے تکرار کا بھی ہے۔

حج میں جو چیزیں منع نہیں ہیں:

اگر آپ قران یا افراد کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچے ہیں تو آپ کا احرام برابر قائم رہے گا اور آپ کو اب حج کے لئے کوئی نیا احرام نہیں باندھنا ہوگا اپنے اسی بندھے ہوئے احرام پر آپ حج کریں گے، لیکن اگر آپ تمتع کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آئے تھے تو آپ عمرہ پورا کرکے احرام کھول دیں گے اور آٹھویں تاریخ کی صبح کے وقت آپ کو حج کا احرام باندھنا ہوگا، اس کا طریقہ اور نیت اسی طرح کرنا ہوتی ہے جیسی تمتع کی صورت میں کہ عمرہ کے احرام میں آپ منیٰ روانہ ہونے کے دن آٹھویں ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھیں گے، اگر فجر کی نماز کے بعد دن نکلنے سے پہلے باندھنا ہو تو احرام کی نفل نماز پڑھے بغیر باندھ لیجئے اور اگر دن نکلنے کے بعد باندھنا ہو تو دو رکعت نفل پڑھ کر باندھئے نماز سے قبل احرام کی ایک چادر لنگی کی طرح باندھئے اور ایک چادر اوڑھ لیجئے، سلام پھیرنے پر فوراً حج کی نیت کیجئے اور ساتھ ہی تین مرتبہ لبیک پڑھئے۔

"لبیک اللھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک، ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک۔"

اس کے بعد جو جی چاہے دعا کیجئے۔

منیٰ روانگی:

حتی الامکان کوشش کیجئے کہ آپ کا معلم سویرے ہی آپ کو روانہ کردے، منیٰ مکہ سے تقریباً تین میل ہے، عموماً لوگ موٹر سے جاتے ہیں، طاقت ہو اور کوئی رکاوٹ نہ ہو تو پیدل بھی بہ آسانی جاسکتے ہیں، آج منیٰ پہنچ کر کوئی خاص کام نہیں کرنا ہے بلکہ صرف وہاں رہنا ہے، یہ سنت ہے کہ وہاں آٹھویں کا دن اور آٹھویں، نویں کی درمیانی رات گزاری جائے، پانچ نمازیں (آٹھویں کی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نویں کی فجر) منیٰ میں پڑھی جائیں، لیکن بے کار رہنا مناسب نہیں، ذکر اور تلاوت میں وقت گزارنا چاہئے۔

عرفات روانگی:

نویں کو سورج نکلنے کے بعد عرفات کے لئے روانہ ہونا ہے، عرفات منیٰ سے ۱۵ کلو میٹر ہے، لوگ پیدل بھی جاتے ہیں، لیکن تھکان کا اندیشہ ہو تو پیدال جانا ٹھیک نہیں ہے، موٹر سے جانا چاہئے، حج کی اس سب نقل وحرکت میں لبیک پڑھنے کا اہتمام رکھنا چاہئے، عرفات پہنچ کر زوال کے پہلے جی چاہے تو آرام کرلیجئے اور کھانے وغیرہ کی ضرورت سے فارغ ہوجائیے، زوال شروع ہوتے ہی وضو کرلیجئے، غسل کرنا مستحب ہے، ضروری نہیں ہے، وضو کے بعد اگر کوئی بڑی دشواری نہ ہو تو مسجد نمرہ میں پہنچ جانا چاہئے، امام کی اقتدا میں نماز پہلے ظہر پھر اسی سے متصل عصر کی نماز پڑھنا ہوگی اور اور اگر آپ کا مکہ مکرمہ میں قیام پندرہ روز سے کم ہو تو آپ امام کے ساتھ قصر کرسکتے ہیں، بشرطیکہ امام مسافر ہو اور اگر امام مسافر نہ ہو اور قصر کرے تو خود چاہے مسافر ہو یا مقیم امام کی اقتدا میں نہ پڑھئے بلکہ دونوں نمازوں کو الگ الگ ان کے خاص وقتوں میں چاہے اکیلے یا جماعت کے ساتھ پڑھئے، ظہر پڑھنے کے بعد کوشش کیجئے کہ ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو، شام تک پورا وقت دعا واستغفار میں، الحاح وزاری اور رونے گڑگڑانے میں صرف کیجئے، ظہر کے بعد فوراً امام کے ساتھ جبل رحمت کے قریب وقوف کے لئے جانا اور دھوپ میں ہی قبلہ رو کھڑے ہوکر دعا کرنا افضل ہے، مگر دھوپ میں کھڑے ہونے سے ضرر یا تکلیف ہو تو جبل رحمت ہی کے قریب سایہ میں یا اپنے خیمہ ہی میں دعا وغیرہ کرتے رہئے، جب دھوپ کی تیزی کم ہو تو لبیک پکارتے ہوئے جبل رحمت کے پاس جائیے، جبل رحمت عرفات میں وہ جگہ ہے، جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں وقوف (قیام) فرمایا تھا، یہاں خوب رو رو کر دعائیں کیجئے اور اگر ضرر کے اندیشہ یا کمزوری کی وجہ سے اپنے خیمہ ہی میں رہ گئے اور بیٹھے ہی بیٹھے دعا واستغفار کرتے رہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، کھڑے ہوکر وقوف کرنا مستحب ہے واجب نہیں ہے اور اگر جبل رحمت تک جانے میں گم ہونے، دھوپ کی شدت سے بیمار ہونے یا ہجوم میں دل جمعی کے ساتھ دعا نہ کرسکنے کا اندیشہ ہو تو یہی اچھا ہے کہ خیمہ ہی میں پورا وقت جی لگا کر دعا واستغفار اور درمیان، درمیان میں لبیک پڑھنے میں گزار دیجئے دوسری کتابوں میں نیز ان چھوٹے چھوٹے جیبی رسالوں میں جو حاجیوں کو حاجی کیمپ سے مفت مل جاتے ہیں، لمبی لمبی دعائیں لکھی ہیں، لیکن اگر اتنا بھی کرلیں کہ قبلہ رو کھڑے ہوکر سو بار "لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر" پھر سو بار "قل ھو اللّٰہ احد" پھر سو بار نماز میں جو درود پڑھی جاتی ہے، پڑھ کر اپنے اور متعلقین اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرتے ہیں تو کافی ہے، کسی سے اتنا بھی نہ ہوسکے تو برابر "لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ" آخر تک اور "ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار" پڑھتا رہے اور جو بن پڑے دعا کرے، آج ہی کا دن اس سارے سفر کا حاصل اور لب لباب ہے، اس کی قدر پہچاننا چاہئے اور ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرنا چاہئے۔

مزدلفہ روانگی:

آفتاب ڈوبنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ روانہ ہوجائیے، مزدلفہ عرفات سے چھ میل ہے، وہاں پہنچ کر مغرب اور عشاء ایک ساتھ عشاء کے وقت میں پڑھئے، آج اس جگہ دونوں نمازوں کا جمع کرنا واجب ہے، یہ رات بڑی مبارک ہے، یہاں تک کہا گیا ہے کہ حاجیوں کے حق میں یہ راحت شب قدر سے بڑھ کر ہے، اس لئے جس قدر شب بیداری، ذکر ودعا، توبہ واستغفار، تلاوت و درود کا ورد کرسکیں کیجئے، اچھا یہ ہے کہ مغرب وعشاء سے فارغ ہوکر کچھ دیر ذکر ودعا وغیرہ کرکے سو جائیے اور بہت سویرے جاگ کر تہجد پڑھئے اور برابر تلاوت اور ذکر ودعا میں مشغول رہئے اس کے بعد آج یہ افضل ہے کہ فجر کی نماز صبح صادق ہونے کے بعد خوب اندھیرے میں پڑھئے، پڑھ کر جبل قزح پر یا اس کے آس پاس آکر وقوف کیجئے، اس وقوف میں بھی درود شریف تکبیر وتہلیل، استغفار، تلبیہ اور اذکار کی کثرت کیجئے اور اگر کوئی بتانے والا نہ ہو یا قوت نہ ہو تو جہاں قیام ہے وہیں مشغول رہئے۔

منیٰ سے واپسی:

جب سورج نکلنے میں بقدر دو رکعت نماز پڑھنے کے (یعنی تقریباً ۲۰ منٹ) رہ جائے تو منیٰ کے لئے روانہ ہوجائیے، چونکہ حجاج کی کثرت کی وجہ سے معلمین کو بروقت موٹریں روانہ کرنے میں دشواری ہوتی ہے، اس لئے عام طور پر حاجیوں کو مزدلفہ سے نکلنے میں بہت دیر ہوجاتی ہے اور دن خاصا نکل آتا ہے، یہ مجبوری کی صورت ہے بہرحال کوشش ہونا چاہئے کہ حتی الوسع تاخیر نہ ہو، روانہ ہونے سے قبل اچھا یہ ہے کہ مزدلفہ ہی سے جمرات کو مارنے کے لئے کنکریاں لے لی جائیں، منیٰ پہنچنے پر اب حاجی کا قیام کم از کم تین روز تک یہیں رہے گا، صرف طواف کے لئے ایک بار مکہ جانا ہوگا، منیٰ میں قیام کے یہ دن ایام معلومات کہلاتے ہیں، ان میں حاجی کو روزانہ جمرات پر کنکریاں مارنا ہوتی ہیں اور پہلے ہی روز قربانی کے بعد بال بنوا کر احرام کھول دینا پھر مکہ جانا فرض طواف جو کہ طواف زیارت کہلاتا ہے ادا کرنا ہوتا ہے، دسویں تاریخ کو پہلے دن اگر نہ کرسکے تو گیارھویں بارھویں تک بھی گنجائش ہے۔

☆☆..............☆☆

عظمت رسالت مآب ﷺ کا نگہبان

مولانا قاضی احسان احمد

تخلص ندیم، امیر شریعت لقب، ابوالعطایا کنیت، عطاء اللہ شاہ ددھالی نام اور سید شرف الدین احمد ننھیالی نام، بروز جمعہ صبح صادق کے وقت پٹنہ عظیم آباد صوبہ بہار انڈیا میں ولادت ہوئی۔ تاریخ پیدائش 23ستمبر1892ء ہے۔

کسب فیض اپنے وقت کے جید علماء کرام سے کیا، جن کی علمی اور روحانی صحبت نے کندن بنادیا۔ بیعت وارشاد حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ سے فرمائی، بعدازاں بیعت ثانیہ حضرت قبلہ مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ سے کی۔

تحفظ ناموس رسالت پر، نگہبانی پیغمبر کے لئے علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے کمربستہ کردیا بس پھر زندگی کی آخری شام اسی صدائے بازگشت کی نذر ہوگئی۔ زندگی کی نو بہاریں چار ماہ اُنیس دن قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرتے گزر گئیں، 21اگست 1961ء بروز پیر بعد عصر ایک عظیم عالم دین، عارف باللہ، شہنشاہ خطابت، بے مثال شاعر، زعیم ملت، قائد ملت اسلامیہ، فقیری میں بادشاہت کرنے والا انسان، جس کی کتاب زندگی میں غیر کے سامنے جھکنا نہیں تھا، وقت کا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ داعئ اجل کو لبیک کہہ کر لاکھوں انسانوں کو یتیم چھوڑ گیا۔

شاہ جیؒ وہ عظیم انسان تھے جن میں قدرت نے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں خوبیاں رکھی تھیں، مگر اس کے باوجود اپنی ذات میں، اپنے آپ کو کچھ بھی نہیں سمجھتے تھے، وہ کیا گئے اچھائیوں، بھلائیوں اور خوبیوں کی ایک داستان پیوند خاک ہوگئی۔

شاہ جیؒ آج ہمارے درمیان ظاہری اعتبار سے موجود نہیں مگر ان کا جذبۂ عشق رسالت، ان کا روشن کیا ہوا چراغ، ان کی محبت ووفاداری آج بھی ہمارے درمیان موجود ہے۔ امیر شریعتؒ ہماری ان سطور کے محتاج نہیں بلکہ ان کی زندگی کے روشن ابواب امت کے لئے چراغ ہدایت ہیں، امت کی نگہبانی اور جانفشانی کے لئے مینارۂ نور ہیں، قرون اولیٰ کی ایک یادگار تصویر عطاء اللہ شاہ بخاری ہیں جن کی زندگی میں علم وعمل، فضل وتقویٰ، خوف ورجاء، ایثار وقربانی، جذبۂ جہاد، سحر انگیزی، ولولہ، فقر وناز، صبر وشکر اور امید ویقین تمام خوبیاں رب کریم نے ودیعت کر رکھی تھیں۔

فتنۂ قادیانیت کی شرانگیزیوں کو روکنے کے لئے افراد کے بعد جماعت کی ضرورت تھی، علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے شاہ جیؒ کو تحفظ ختم نبوت کے کام پر لگادیا اور ہندوستان کی سرزمین پر قادیانیت کو ادھ موا کردیا، قادیانیت کا کامیاب ترین تعاقب کیا، ملک تقسیم ہوا، ملتان تشریف لائے، حسین آگاہی کی چھوٹی سی سراجاں مسجد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھ کر از سر نو تحفظ ناموس رسالت کی نگہبانی کا فریضہ سرانجام دینے کی ٹھان لی، اور اپنے گرامی قدر رفقاء کرام کو جمع کیا اور کام کی ترتیب قائم کرنے پر مشورہ کیا۔

ابتدائی طور پر سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر، فاتح قادیان مولانا محمد حیات، مولانا عبدالرحمن میانوی ان جیسے اور بہت سارے قدردان جمع ہوگئے، اور ایک مرتبہ پھر آوازحق خلق خدا میں ناموس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند کی۔ چنانچہ مولانا عبدالرحمن میانوی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر اور مجھے فرمانے لگے ''عمر وقف کرواور کچھ مشاہرہ مقرر کرلو'' میں نے عرض کیا: ''جوانی صحراؤں، شہروں، قصبات اور دیہاتوں میں بلامعاوضہ گزر گئی، اب بڑھاپے میں مول ڈالیں؟ غیرت گوارہ نہیں کرتی، جو چاہیں مقرر کردیں، حالات آپ کے سامنے ہیں۔'' غرضیکہ حضرت کو رفقاء بھی جان دینے والے، قربان گاہ کو آباد کرنے والے اور سمندر کی لہروں کے سامنے ڈٹ جانے والے ملے، جن کی زندگیاں وفادار سپاہی کی زندگی سے عبارت تھیں۔ بس حقیقت یہ ہے کہ الفاظ کا نذرانہ شاہ جیؒ کی شخصیت کو اجاگر کرنے سے قاصر ہے۔ حقیقت میں ہم ایک گوہر یکتا گنوا کے بیٹھ گئے، سید امین گیلانی کہتے ہیں:

سکون زیست کی دولت لٹا کے بیٹھ گئے
ہم ایک گوہر یکتا گنوا کے بیٹھ گئے
وہ جب سے چہرۂ انور چھپا کے بیٹھ گئے
ہم اپنی پلکوں پہ شمعیں جلا کے بیٹھ گئے

ترس رہی ہیں نگاہیں تمہاری صورت کو
اب آ بھی جاؤ کہ سب لوگ آ کے بیٹھ گئے
قریب کر کے محبت سے ایک دنیا کو
عجیب بات ہے خود دور جا کے بیٹھ گئے
وفا شعار تھے تم، کیا ہوا خدا کے لئے
کہ اپنے یاروں سے دامن چھڑا کے بیٹھ گئے
ہمارا جی نہیں لگتا کہیں تمہارے بغیر
مگر تم ہو کہ کہیں جی لگا کے بیٹھ گئے
زمیں پہ پھولوں میں کم ہو گئی تھی بوئے وفا
کہ اب فلک پہ ستاروں میں جا کے بیٹھ گئے
رواں رہے گا یونہی کارواں بخاریؒ کا
عدو نہ سمجھیں کہ ہم دل بجھا کے بیٹھ گئے
تڑپ کے چاک گریباں کریں گے باطل کا
وہ یہ نہ سمجھیں کہ ہم چوٹ کھا کے بیٹھ گئے

امیروں کی امیری اور شہنشاہوں کی شہنشاہی اس سحر انگیز شخصیت پر اثر انداز نہیں ہوتی تھی، حکمران ہوں یا کہ بادشاہ، یہ فقیر اپنی فقیری میں بادشاہ تھا، ایک مرتبہ سکندر مرزا (صدر پاکستان) ملتان آیا اور چاہا کہ شاہ جی اس سے آ کے ملیں۔ کوشش کی گئی مگر شاہ جی نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ: ''سکندر اگر میرے جھونپڑے پر آ جائیں تو وہ بھی بلند ہو جائیں گے اور میں بھی، لوگ کہیں گے صدر مملکت ایک درویش کی کٹیا میں گیا ہے اور اگر میں انہیں ملنے جاؤں تو میری عمر بھر کی کمائی برباد ہو جائے گی۔''

شاہ جیؒ نے ساری زندگی انگریز اور فتنہ قادیانیت کے خلاف گزاری۔ بلاشبہ خوش نصیب اور سعادت مند لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے قبول کئے جاتے ہیں، جو شخص یہ چاہے کہ دنیا میں اللہ کی رحمت اور آخرت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اس کی طرف متوجہ ہو، اس کو چاہئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرے، شاہ جی فرمایا کرتے تھے: دنیا میں چار قیمتی چیزیں محبت کے قابل ہیں: مال، جان، عزت و آبرو اور ایمان۔ جب جان پر کوئی مصیبت آئے تو مال قربان کرنا چاہئے، اگر آبرو پر کوئی آفت آئے تو مال جان دونوں قربان کرنے چاہئیں اور اگر ایمان خطرے میں پڑ جائے تو مال، جان، عزت و آبرو سب قربان کر دو ایمان بچالو، کیونکہ اس سے زیادہ قیمتی سرمایہ اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت ہمارا ایمان ہے اس کی حفاظت کے لئے سب کچھ قربان کیا جا سکتا ہے اور قربان کر کے بھی دکھایا ہے۔

''آندھی بن کے اٹھے اور بادل کی طرح برس گئے''

ایک دھن تھی، ایک جنون، زندگی کیا تھی ایک طوفان تھا، جو اٹھا اور سارے زمانہ بھر کے لوگوں کو جگا گیا۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ایک موقع پر اپنے بڑے بیٹے حضرت جی سید ابوذر بخاریؒ سے فرمانے لگے: ''یہ نہیں کہ میں لکھ نہیں سکتا، ایسا نہیں ہے۔ اللہ نے فقیر کے گھر میں پیدا کیا مگر دل و دماغ شاہانہ بنایا، خدا کا کرم ہے زبان میں جانتا ہوں، برا بھلا خط اور بیان لکھتا بھی رہا، اگر میں اپنے متعلق ہی قلم اٹھا لیتا تو پھر کوئی چھوٹی موٹی کتاب نہ ہوتی بلکہ ایک بڑا دفتر تیار ہو جاتا، کیونکہ میری زندگی ہی ایسی ہے۔ کوئی زندگی تھی ایک طوفان تھا، کوئی ایک بکھیڑا تو نہیں تھا سانس لینا مشکل تھا، انگریز جیسے دشمن سے ٹکر تھی، ہم تو خود موت کو دعوت دیتے تھے، تقریر کی، جیل گئے، باہر آئے پھر تقریر اور پھر جیل، اسی چکر میں ختم ہو گئے، جوانی آئی تو جیل میں گئے، واپس آئے تو بڑھاپا شروع ہو چکا تھا، ایسی زندگی میں بھلا پڑھنے لکھنے کا کام خاک ہو گا، زندگی کی چالیس بہاریں اس ملک کے کونے کونے کی خاک چھانی جو کچھ میں نے کیا اور جو کچھ میں نے دیکھا اب اس کا تصور بھی مشکل ہے، مگر میں تو سپاہی بن کر ہر مورچے پر سب سے پہلے پہنچتا رہا، تھوڑا بہت مدرسہ میں پڑھا تھا، اس پر جیل میں جا کر عمل کیا.... حتی کہ ہمیں تو اپنے وجود کا بھی کچھ ہوش نہیں تھا... بس ایک دھن تھی، ایک جنون تھا، ایک نشہ تھا کہ اپنے مشن کے لئے جان لڑا دو، بس آندھی بن کے اٹھے اور بادل کی طرح برس گئے۔''

شاہ جیؒ کہا کرتے تھے: ''میں نے زندگی کی چالیس سے زیادہ بہاریں لوگوں کو قرآن سنایا مگر.... پہاڑوں کو سناتا تو عجب نہ تھا کہ ان کی سنگینی کے دل پھوٹ جاتے، غاروں سے ہم کلام ہوتا تو جھوم اٹھتے، چٹانوں کو جھنجھوڑتا تو چلنے لگتیں، سمندروں سے مخاطب ہوتا تو ہمیشہ کے لئے طوفان بلند ہو جاتے، درختوں کو پکارتا تو وہ دوڑنے لگتے، کنکریوں سے کہتا تو وہ لبیک کہہ اٹھتیں، صحراؤں میں صدا لگاتا تو وہ سرسبز ہو جاتے۔ لیکن افسوس صد افسوس! میں نے ان لوگوں کو خطاب کیا جن کے دماغ کی زمین بنجر ہو چکی تھی، جن کے ہاں دل و دماغ کا قحط تھا، جن کے ضمیر عاجز آ چکے ہیں، جو برف کی طرح ٹھنڈے ہیں، جن کی پستیاں انتہائی خطرناک ہیں جن میں ٹھہرنا المناک اور گزر جانا کرب ناک ہے....''

بس کیا کہوں، کیا لکھوں اس باوفا کی زندگی کا ایک ایک سانس اپنے احسانات کا حق رکھتا ہے یقیناً مشن بخاری زندہ کرنے والے شاہ جیؒ کی روح کی تازگی، الفت، راحت کا سبب ہیں، یہی لوگ کل قیامت والے دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے قریب تر ہوں گے۔ اللہ کریم حضرت شاہ جیؒ کو بلند ترین مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

اسلام کی تیز ترین مقبولیت

دنیا بھی اسلامی ہوئے جا رہی ہے

سلیم اللہ عابدی

یہ فرانس ہے، براعظم یورپ کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا ملک، اس ملک میں اسلام کے ماننے والوں کی بھی بڑی آبادی موجود ہے، جس کی تعداد ۷۰ لاکھ تک بیان کی جاتی ہے۔ اسی فرانس کے دارالحکومت پیرس کے نواحی علاقے نویزی لی گراؤنڈ کے ۲۲ سالہ کونسلر جن کا تعلق ملک کی دائیں بازو کی انتہا پسند پارٹی فرنٹ نیشنل سے ہے، نے ماہ اکتوبر ۲۰۱۴ء کے آخری دنوں میں قبول اسلام کے بعد اس کی حمایت کا نام اعلان کر دیا۔

میک زینس ہی نے نہ صرف اسلام قبول کیا بلکہ اپنی ساری پارٹی کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دے ڈالی۔ اسلام قبول کرنے کی دعوت کی خبر تو عالمی شہرت یافتہ برطانوی اخبار ٹیلی گراف نے شائع کی، لیکن اس سے پہلے فرانس کے ہی ایک روزنامے جس کا نام لی پیرسین ہے، سے اپنے ایک انٹرویو میں میک زینس نے کچھ ایسی باتیں کہیں کہ جنہوں نے ملک اور عالم عیسائیت میں بھونچال پیدا کر دیا۔

میک زینس نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ ہماری پارٹی فرنٹ نیشنل بھی کمزوروں کے حقوق کی بات کرتی ہے جو اسلام بھی کرتا ہے، ہماری پارٹی بڑھتے چڑھتے سود کے خلاف ہے اور اسلام اسے مکمل حرام قرار دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مقامی مسلم امام مسجد سے مذہب کے معاملے پر تفصیلی گفتگو کی ہے، جس کے بعد مجھے اسلام کے بارے میں اطمینان حاصل ہوا ہے۔ میرے اس مشن سے بہت سے لوگ اختلاف بھی کر سکتے ہیں، لیکن میں یہ بات کھل کر بتانا چاہتا ہوں کہ اسلام ہی ایک ایسا مشن ہے جو تمام انسانیت کو متحد کرنے کی بات کرتا ہے۔ میں پہلے کیتھولک عیسائی تھا، میں نے بائبل کا بڑی تفصیل کے ساتھ مطالعہ کیا ہے لیکن میں نے اس میں تضاد پایا، جب میں نے اس کے مقابلے میں قرآن کا مطالعہ کیا تو پتہ چلا کہ یہ مذہب صاف، شفاف ہے۔ سو زینس نے اسلام قبول کر لیا اور باقی سب لوگوں کو بھی اس کی دعوت دینا شروع کر دی۔

زینس کے اسلام قبول کرنے پر ان کی پارٹی میں طوفان تو کھڑا ہوا لیکن پارٹی ابھی تک بے بس ہے کہ ان کے خلاف کیا کارروائی کرے؟ کیونکہ فرانس کا آئین تو کل تک آزادی مذہب کی اجازت دیتا تھا اور اب بھی دیتا ہے، لیکن اسلام کے معاملے میں اب ان کا رویہ بگڑ رہا ہے۔ یہی تو وجہ ہے کہ فرانس میں سب سے پہلے مسلم خواتین کے حجاب پر پابندی کا فیصلہ سنایا گیا، حالانکہ ۷۰ لاکھ کی مسلم آبادی میں سے مکمل حجاب کرنے والی مسلم خواتین لگ بھگ ۲ ہزار ہیں۔

براعظم یورپ ہو یا براعظم امریکا، باقی ساری دنیا سے بڑھ کر اب یہاں اسلام کی مقبولیت اور پذیرائی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس بات کا اندازہ امریکا میں مسلمانوں کی تعداد سے بھی لگایا جا سکتا ہے، جہاں ۱۹۷۷ء تک مسلمانوں کی تعداد محض ایک لاکھ تھی جو بڑھ کر اب ۹۰ لاکھ جا پہنچی ہے اور اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس اضافے کی کئی وجوہات ہیں جن میں بڑے پیمانے پر مسلمانوں کی امریکا منتقلی بھی ہے تو ساتھ دوسری بڑی وجہ قبول اسلام ہے۔ اس وقت امریکا ہو یا یورپ ان کی اپنی آبادی کے بڑھنے کی رفتار منفی ہو چکی ہے۔

ماہرین کے مطابق کسی بھی ملک کی آبادی کو اسی حالت میں برقرار رکھنے کے لئے اس میں ۲.۱۱ فیصد کی شرح سے اضافہ ضروری ہے جبکہ یورپ کے تقریباً سبھی ملکوں اور امریکا میں یہ شرح اس سے کہیں نیچے آ چکی ہے۔ دوسری طرف ان ملکوں میں جہاں مسلمان افرادی قلت کو پورا کر رہے ہیں، وہیں ان کی شرح پیدائش بھی عیسائیوں کی نسبت سے کچھ زیادہ ہونے کے باعث ان کی ہی افزائش نسل ہو رہی ہے، کیونکہ اسلام نے زیادہ بچوں اور آبادی کی زبردست حوصلہ افزائی کی ہے جس کا بہرحال مسلمانوں پر بہت حد تک اثر اب بھی موجود ہے۔ اگرچہ کہ بچے کم سے کم پیدا کر کے ترقی کرنے کا تصور تو مسلم دنیا کو اب بھی ہر روز بے پناہ سرمایہ خرچ کر کے سکھایا پڑھایا جا رہا ہے۔

بات چلی تھی فرانس سے جس کے بارے میں فروری ۲۰۱۳ء کو ممتاز امریکی اخبار نیو یارک ٹائمز نے رپورٹ دی کہ جس کا عنوان تھا:

"More in France are Turning to Islam Challenging a Nation's idea of Itself."

"فرانس میں زیادہ لوگ اسلام کی طرف

جارہے ہیں جو ایک قوم کے اپنے نظریے کے لئے بھی چیلنج بن چکا ہے۔“

رپورٹ میں بتایا گیا کہ پیرس کے درمیانے درجے کے علاقے میں واقع ایک پرشکوہ مسجد واقع ہے، جو اس وقت ”مذہب تبدیل کرنے والوں کی مسجد“ کہلاتی ہے۔

یہاں اب اس مسجد جس کا نام ”مسجد صحابہؓ“ ہے، جس میں ہر سال ایسی ۱۵۰ تقریبات منعقد ہوری ہیں جن میں لوگ اسلام قبول کرتے ہیں۔ اس مسجد میں جو لوگ جمعہ کی نماز ادا کرنے آتے ہیں، ان میں بھاری اکثریت وہ ہوتی ہے جو نومسلم ہوتی ہے جو کہ اس سے پہلے رومن، کیتھولک عیسائی تھے۔

ماہرین کہتے ہیں کہ اب اس ملک میں نومسلم افراد کی تعداد ہر سال دوگنا ہورہی ہے۔ مقامی مسلمانوں کے خلاف کارروائیوں میں اضافہ ہورہا ہے اور انہیں گرفتار بھی کیا جاتا ہے جن میں نومسلم بھی شامل ہوتے ہیں۔ اسلام مخالف مہم کے تحت جیل میں اب نومسلموں کو اسلام چھوڑنے کو کہا جاتا ہے، لیکن جیل میں پہنچ کر مسلمان وہاں بھی دین کی تبلیغ شروع کردیتے ہیں اور جیل ان کے لئے زیادہ ”زرخیز زمین“ ثابت ہوتی ہے۔ فرانس کی وزارت داخلہ اور مذاہب کے امور کے ذمہ دار برنارڈ گوڈگارڈ کہتے ہیں کہ ان کے ملک میں تبدیلیٔ مذہب کا معاملہ نمایاں اور متاثر کن ہے، تبدیلیٔ مذہب کے معاملے کے ماہر گلس کیپال کہتے ہیں کہ قبول اسلام کی شرح متوسط اور غریب لوگوں میں زیادہ ہے اور نومسلموں میں زیادہ تعداد نوجوان خصوصاً ۳۰ سال سے کم عمر کے لوگوں کی ہے۔ فرانس کے کئی مسلم اکثریتی علاقوں میں تو اب یہ حال ہے کہ غیرمسلم رمضان المبارک میں مسلمانوں کے ساتھ ان سے اظہار یکجہتی کے طور پر صبح سے شام تک بھوکے پیاسے رہتے ہیں۔

فرانس میں عام لوگ ہی نہیں بلکہ نمایاں شخصیات خاص طور پر فٹ بال کے کھلاڑی اسلام قبول کرتے ہیں۔ مثلاً ایک کھلاڑی جس کا نام نکولس انیلکا ہے اور جو فرانس کی قومی فٹ بال ٹیم کا حصہ تھا کے والدین نے اس کا نام عبدالسلام بلال انیلکا رکھ دیا، جنہوں نے ۲۰۰۴ء میں اسلام قبول کیا تھا۔ فرانس کے عالمی شہرت یافتہ فٹ بال کھلاڑی فرینک ریبری نے ۲۰۰۶ء میں اسلام قبول کرلیا تھا۔

برطانیہ میں گزشتہ ۳۰ سالوں کے دوران مسلمانوں کی آبادی میں ۳۰ گنا اضافہ ہوا ہے، جن کی تعداد اب ۲۵ لاکھ تک جاپہنچی ہے۔

حالیہ تحقیق کے مطابق جس رفتار سے برطانیہ میں مسلمانوں کی آبادی میں اضافہ ہورہا ہے، اس سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲۰۲۰ء تک مساجدوں کی تعداد گرجا گھروں سے بھی تجاوز کرجائے گی اور اس وقت اسلام، برطانیہ کا نمایاں مذہب ہوگا، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۹۹۷ء میں برطانوی پارلیمنٹ میں ایک پاکستانی نژاد مسلمان ممبر چوہدری محمد سرور تھے، جنہوں نے قرآن پاک پر حلف اٹھایا تھا لیکن اس کے بعد ہر آنے والے الیکشن میں مسلمان ممبر پارلیمنٹ کی تعداد میں دگنا اضافہ ہوتا جارہا ہے جو بڑھ کر اب ۹ ممبران تک پہنچ چکی ہے اور اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو وہ وقت دور نہیں جب برطانوی پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی اکثریت ہوگی۔

رپورٹ کے مطابق یورپ کے اہم ملک ہالینڈ میں پیدا ہونے والے بچوں میں سے ۵۰ فیصد مسلمان ہیں جس سے اندازہ لگایا جارہا ہے کہ آئندہ ۱۵ سالوں میں ہالینڈ کی ۵۰ فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہوگی۔ اسی طرح بلجیئم میں آبادی کا ۲۵ فیصد مسلمان اور پیدا ہونے والے بچوں میں ۵۰ فیصد مسلمان ہیں جبکہ جرمنی کی حکومت نے پہلی بار اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ جرمنی میں مقامی آبادی کی گرتی ہوئی شرح پیدائش اور مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی شرح پیدائش کو روکنا ممکن نہیں، لیکن اگر صورت حال یہی رہی تو ۲۰۵۰ء تک جرمنی مسلم اکثریت کا ملک بن جائے گا۔ یورپ میں مقامی آبادی کا تناسب کم ہونے کی ایک وجہ وہاں کے لوگوں کا شادی نہ کرنا اور بچوں کی ذمہ داریوں سے راہ فرار اختیار کرنا ہے جبکہ یورپ میں مقیم مسلمانوں کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۲۰۵۰ء تک یورپ کے کئی ممالک میں ۶۰ سال سے زائد عمر کے مقامی افراد مجموعی آبادی کا ۷۵ فیصد تک ہوجائیں گے اور اس طرح بچوں اور نوجوان نسل کا تناسب کم رہ جائے گا جبکہ مسلمانوں کی آبادی میں کئی گنا اضافہ ہوجائے گا جن میں اکثریت نوجوانوں کی ہوگی اور ایسی صورت میں یورپ میں مسلمانوں کو اہم پوزیشن حاصل ہوجائے گی۔ شاید انہی حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے لیبیا کے رہنما معمر قذافی نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ:

”یورپ کو فتح کرنے کے لئے مسلمانوں کو کسی ہتھیار کی ضرورت نہیں، کیونکہ وہاں کے ۵۰ ملین سے زائد مسلمان صرف چند دہائیوں میں یورپ کو اسلامی خطے میں تبدیل کرسکتے ہیں۔ اس طرح وہ دن دور نہیں جب کسی جنگ وجدل کے بغیر یورپ میں اسلامی پرچم لہرائیں گے۔“

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ روس میں اس وقت ۲۳ ملین مسلمان آباد ہیں اور روس میں ہر پانچواں شخص مسلمان ہے۔ اسی طرح کینیڈا کی شرح پیدائش ۱.۶ فیصد ہے۔ رپورٹ کے مطابق مذہب اسلام کینیڈا میں تیزی سے پھیلنے والا مذہب ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق ۲۰۰۱ء سے ۲۰۰۶ء تک کینیڈا کی آبادی میں ۱.۶

ملین افراد کا اضافہ ہوچکا ہے، جن میں سے ۲.۱ ملین مسلمان ہیں۔ اسی طرح امریکا جس کی موجودہ شرح پیدائش ۲.۱ فیصد ہے، آج یہاں مسلمانوں کی تعداد بڑھ کر ایک کروڑ سے تجاوز کرچکی ہے، جسے دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ آئندہ ۳۰ سالوں میں مسلمانوں کی تعداد ۵ کروڑ تک جا پہنچے گی۔

دنیا میں آبادی اور مذاہب پر نظر رکھنے والے امریکی ادارے پیو (PEW) نے اپنی حالیہ رپورٹ میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ مسلمانوں کی تعداد دنیا کی مجموعی آبادی کا ۲۳.۵ (ایک ارب ۶۰ کروڑ) تک پہنچ چکی ہے اور اگر مسلمانوں کی آبادی میں اسی رفتار سے اضافہ ہوتا رہا تو ۲۰۳۰ء تک مسلمانوں کی تعداد ۲۶ فیصد اضافے سے ۲ ارب ۲۰ کروڑ تک جا پہنچے گی۔

رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے مقابلے میں مسلمانوں کی آبادی میں نوجوانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

براعظم یورپ کا ایک نمایاں ملک ڈنمارک بھی ہے، جہاں چند سال پہلے کوئی مسلمان دیکھنے، سننے کو نہیں ملتا تھا، لیکن اب یہاں مسلمانوں کی آبادی لاکھوں میں ہے اور یہاں ہر روز تارکین وطن مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ساتھ نومسلموں کی تعداد میں بھی اضافہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔

ماہ نومبر ۲۰۱۴ء کے آغاز میں اٹلی سے چھپنے والے معروف میگزین دی جرنل نے ایک رپورٹ شائع کی، جس میں بتایا گیا کہ امریکا اور یورپ میں اس وقت ہر سال لاکھوں لوگ اسلام قبول کررہے ہیں اور صورت حال اس قدر تیزی سے تبدیل ہورہی ہے کہ لگتا ہے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہاں اس حوالے سے قدامت پسند عیسائیوں کے لئے معاملہ پریشان کن ہوجائے گا، اس وقت امریکا کا لگ بھگ ہر پچاسواں شہری مسلمان ہے۔ عریانی، فحاشی، بے حیائی اور بے ہنگم زندگی اور مصروفیات نے ان ملکوں کے نوجوانوں کو بے راہروی سے ہٹا کر دین اسلام کی جانب مائل کردیا ہے۔ یورپ میں اسلام فوبیا بڑھ رہا ہے تو حکومتی اور ذرائع ابلاغ کے اسلام مخالف پروپیگنڈے نے مقامی لوگوں کو الٹا بہت زیادہ اسلام کی جانب مائل کیا ہے۔ یعنی مخالفت کے ردعمل سے معکوس اثرات ہورہے ہیں۔

برطانیہ میں ہر سال ۵۰ ہزار لوگ اسلام قبول کررہے ہیں، لکھا گیا ہے کہ شاید تھوڑے عرصہ بعد یورپ اور امریکا اس صورت حال سے گزر کر مسلمانوں کے زیرنگیں آجائیں گے۔

یہاں اس بات کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا کہ چند دہائیاں پہلے برطانیہ میں مسلمانوں کی مساجد کی تعداد چند درجن سے زیادہ نہیں تھی لیکن اب برطانیہ میں مساجد کی تعداد ایک ہزار سے بڑھ چکی ہے اور ان میں سے بہتر مساجد وہ ہیں جو مسلمانوں نے نیلامی کے لئے پیش ہونے والے چرچ خرید کران میں بنائی ہیں۔ یہاں یہ معاملہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ یورپ اور امریکا میں اس وقت کہیں کوئی نیا چرچ بنتا نظر نہیں آتا، بلکہ ان کے چرچ دن رات نیلام ہوکر مارکیٹوں، گھروں اور دیگر عوامی مقامات کے لئے پیش ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو اس بات کا یقین نہ آئے تو وہ کسی بھی وقت انٹرنیٹ پر "Church on Sale" لکھ کر ایسے بے شمار چرچوں کو دیکھ ہی نہیں سکتا بلکہ ان کو خرید کر انہیں اپنے من چاہے استعمال میں لاسکتا ہے۔ اس حوالے سے آنے والی ایک تازہ ترین رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اگر یہی صورت حال رہی تو ۲۰۲۷ء تک فرانس کا ہر پانچواں شخص مسلمان ہوگا اور اگلے ۳۹ سال بعد فرانس ایسا ملک ایک مسلم ملک بن چکا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ مسلمانوں کی نسل کشی کرنے والے ان ملکوں کی اپنی نسل کا خاتمہ اپنے ہاتھوں آبادی کم کرکے ترقی کرنے کے نظریے سے ہوا۔ اب ان ملکوں میں بچے پیدا کرنے کے لئے خواتین کو بھاری انعامات اور مراعات کا اعلان ہوتا ہے، لیکن آبادی مسلسل منفی درجے میں جاری ہے۔ انہی ممالک اور انہی لوگوں نے عرصہ دراز سے مسلمانوں کا وسیع قتل عام، مساجد کا انہدام کرکے اسلام کو جڑ سے اکھاڑنے کی سعی لاحاصل کی جو آج بھی جاری ہے لیکن مساجد نہ کم ہوئیں اور نہ ختم نہ اسلام کو بڑھنے سے روکا جاسکا۔ الٹی مار ایسی پڑی کہ ان ملکوں کا معاشرہ اپنے مذہب سے ہی باغی ہوگیا۔ اب ان ملکوں میں چرچ جانے اور مذہب عیسائیت سے بحث رکھنے والوں کی تعداد بمشکل ۲ سے ۳ فیصد رہ گئی ہے جبکہ بقیہ آبادی یا تو لادین ہوچکی ہے یا پھر وہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے پر مجبور ہے، یعنی ان کے پاس اب کوئی تیسرا راستہ نہیں بچا۔

نائن الیون کے واقعہ کے بعد امریکا میں اسلام اور قرآن کے خلاف زبردست پروپیگنڈا کا آغاز ہوا، لیکن اللہ کی شان دیکھئے کہ اس وقت اس امریکا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ''قرآن کریم'' ہے جس کے مطالعہ سے بے شمار لوگوں پر اسلام میں داخلے کے دروازے کھل رہے ہیں، جس کا اعتراف امریکی میڈیا بھی کرتا ہے اور باقی دنیا بھی اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔

گزشتہ سال اس حوالے سے بتایا گیا تھا کہ نائن الیون کے واقعہ کے پروپیگنڈے سے متاثر ہوکر قرآن کے مطالعہ کے بعد آن دی ریکارڈ اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد ۳ لاکھ کے قریب ہے۔ یعنی اس تعداد میں وہ لوگ شامل نہیں ہیں جو عمومی طور پر اپنے مطالعہ سے یا دیگر عوامل سے اسلام قبول کررہے ہیں۔

باقی صفحہ ۲۳ پر

دعوۃ اکیڈمی سمیت

ہمارے تعلیمی ادارے قادیانیوں کے نرغے میں کیوں؟

قاری عبدالوحید قاسمی

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ وطن عزیز پاکستان کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر قائم ہوا تھا، تحریک پاکستان میں ہر پیر و جوان کا نعرہ تھا، یہ ملک دشمن عناصر وطن عزیز کے استحکام کے خلاف آئے روز نئی نئی سازشوں میں مصروف عمل ہیں اور ان کی یہ سازشیں گاہ بگاہ منظر عام پر آجاتی ہیں اور اکثر ان کی سازشیں خفیہ ہوتی ہیں۔ اور جو سازشیں منظر عام پر آتی بھی ہیں تو اس کا کوئی موثر سد باب نہیں کیا جاتا۔ جس کی وجہ سے ان دشمنان اسلام و ملک کے حوصلے بلند ہو جاتے ہیں اور وہ پہلے سے زیادہ سازشوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

اس کی ایک مثال کچھ عرصہ قبل پاکستان کی عظیم اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں اسرائیل کا سٹال لگانا، اس میں اسرائیلی پرچم کو بلند رکھنا، اسرائیلی وزیر اعظم کی تصویر لگانا، ان کی مصنوعات کو پیش کرنا، یہ سب کچھ اچانک نہیں ہوا بلکہ قادیانیوں اور قادیانی نوازوں اور یہودیوں، اسرائیلیوں کی مشترکہ سازش تھی اسی لئے خطہ کشمیر کے عظیم سپوت مصور پاکستان علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ ”قادیانی یہودی کے چربہ ہیں“ اس کا ثبوت اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں اسرئیلی اسٹال کا لگنا ہے۔

پاکستانی حکمرانوں نے سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے تحقیقات کی کمیٹی بنائی مگر اس سازش میں ملوث طلباء و طالبات، اسٹاف یا دوسرے ذمہ داروں کے خلاف یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ تمام ملوث مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دی جائے گی مگر کوئی کارروائی نہیں ہوئی، لہٰذا اس حوالے سے ہمارا مطالبہ ہے کہ اس رپورٹ کو فی الفور شائع کر کے منظر عام پر لایا جائے۔

ایسے ہی گزشتہ ایام میں فیصل آباد، پنجاب کالج میں قادیانی، قادیانی نوازوں نے آئین و قانون سے بغاوت کرتے ہوئے وہاں پر موجود مسلم نوجوان طالب علموں کو ارتداد کی دعوت کھلے عام دی اور حالات کشیدہ ہوئے۔ مگر یہاں پر بھی کسی مجرم کو آئین و قانون کے مطابق سزا نہیں ہوئی جس کی وجہ سے قادیانی اور قادیانی نواز آہستہ آہستہ سفر کرتے ہوئے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کے اہم تعلیمی ادارے اسلامی یونیورسٹی کے شعبہ دعوۃ اکیڈمی میں گھس آئے۔ مگر یہ ان کو بھی پتہ تھا کہ پورے پاکستان کی طرح اسلامی یونیورسٹی اور دعوۃ اکیڈمی میں آکر فیصل مسجد اور دعوۃ اکیڈمی کے ائمہ کرام کو ارتدادی دعوت تو دے نہیں سکتے۔ اس لئے انہوں نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ دعوۃ اکیڈمی کے کورس میں شامل ائمہ کرام کو جو پاکستان کے مختلف شہروں سے 3 ماہ ائمہ کورس کرنے کی غرض سے آتے ہیں قادیانیوں کے ذمہ دار خورشید احمد نے اسسٹنٹ پروفیسر جناب مصباح الرحمٰن یوسفی سے تعلقات پیدا کر کے ان علماء اور ائمہ کرام کو (ربوہ) چناب نگر قادیانیوں کے ہاں لایا جاتا اور وہاں پر وہ دارالضیافہ میں ان کا استقبال کیا جاتا ہے ان کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد ہوتی ہے اور اس میں قادیانی ملعون ظفر احمد اور دوسرے قادیانی ائمہ کرام کو ارتداد کی برملا دعوت دیتے ہیں اور ان کو کہتے ہیں کہ ہمارا تمہارا کلمہ ایک ہے، نماز ایک ہے، قبلہ ایک ہے وغیرہ صغریٰ کبریٰ ملا کر وہ ثابت کرتے ہیں کہ ہم میں اور تم میں کوئی فرق نہیں اور وفات عیسیٰؑ پر وہ اپنے عقائد کے دلائل دیتے ہیں۔ جناب یوسفی صاحب اور ان کے شاگرد خاموشی سے ان کے یہ جھوٹے دلائل سنتے ہیں اور ان کی تصاویر بھی بنائی جاتی ہیں جن کو پوری دنیا میں دکھایا جاتا ہے کہ قادیانی کہاں تک پہنچ چکے ہیں جناب یوسفی صاحب یہ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

اس دوران وہاں کسی کو زبانی سوال کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی، پہلے ہی مصباح الرحمٰن یوسفی صاحب پابندی لگا دیتے ہیں اور قادیانیوں کے کہنے پر لکھ کر چٹ یوسفی صاحب کو دے دی جاتی ہے ان میں وہ سوال ان کو دیئے جاتے ہیں جس کی آسانی سے وہ تاویل کر سکتے ہوں، باقی سوال گول کر دیئے جاتے ہیں۔

وہ ائمہ کرام چونکہ قادیانیت کے حوالے سے نابلد ہوتے ہیں ان کی چرب زبانی اور دجل و فریب و جھوٹ سے واقف نہیں ہوتے وہ تذبذب کا شکار ہو جاتے ہیں اور یہ ایک فطرتی حقیقت ہے۔

اس سنگین اور خطرناک صورت حال کا جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی کو علم ہوا اور کچھ شرکاء کورس کے

ائمہ نے ان سے بھی رابطہ کیا اور حقیقی صورت حال سے مطلع فرمایا تو مبلغ صاحب نے امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد جناب شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب اور مولانا خلیق الرحمٰن چشتی سے مشورہ کیا۔ یہ حضرات راقم کے پاس روزے کی حالت میں پہنچے اور بندہ چونکہ اعتکاف میں تھا۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ اعتکاف آپ کا نفلی ہے اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ فرض ہے، لہٰذا ہم سب نے فوراً دعوۃ اکیڈمی فیصل مسجد جانا ہے اور مطالعاتی دورہ کے منتظم جناب حضرت مولانا مصباح الرحمٰن یوسفی صاحب سے ملاقات کرکے ان کو اس سنگین مسئلہ کی سنگینیت سے مطلع کرنا ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی حضرات کے خدشات سے بھی مطلع کرنا ہے، حضرت امیر کے حکم پر عمل کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث کی قیادت میں مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا خلیق الرحمٰن چشتی اور بندہ راقم عبدالوحید قاسمی دعوۃ اکیڈمی فیصل مسجد کے آفس میں پہنچ گئے اور یوسفی صاحب کے آفس میں ملاقات ہوئی ان کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داروں کے خدشات اور قادیانیوں کے ہاں جانے کے حوالے سے ان سے گفتگو کی جس پر جناب یوسفی صاحب نے قادیانیت نوازی کی انتہا کردی اور کہا کہ یہ ہمارے پروگرام کا حصہ ہے، کسی کی مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ وہاں پر ائمہ کے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور وہاں جانے سے بہت ساری چیزوں کی حقیقت کھلی، مثلاً مشہور کیا گیا کہ وہاں جنت دوزخ ہے، وہاں کوئی جنت و دوزخ نہیں ہے، وہاں کوئی حور نہیں دیکھی، ان کا نظام تعلیم بہتر ہے، ان کا حفظ القرآن کا ماحول بہتر ہے، ان کی خواتین باپردہ ہیں بلکہ انہوں نے کہا کہ حنفی پردہ کرتی ہیں اور جو مسلم خواتین ہیں وہاں بے پردہ ہیں، میں نے ایک خاتون سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میں قادیانی نہیں، مسلمان ہوں۔ ان کا طرز کلام بہتر ہے، ہمارے مبلغین اور علما کرام سے بہتر اخلاق کے مالک ہیں۔ بلکہ کہا کہ ان کا ناظم الامور ظفر احمد خیر المدارس کا فاضل ہے جبکہ یہ یوسفی صاحب جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل ہیں اور اپنے بیان میں کہا کہ جب میں جامعہ احمدیہ کے آفس میں داخل ہوا تو وہاں کے ذمہ دار نے میرا بھرپور استقبال کرتے ہوئے گلے لگایا اور کہا کہ آپ کو احمدیت کی بیعت مبارک ہو تو میں نے کہا کہ میں قادیانی نہیں ہوا۔

یوسفی صاحب! جب آپ کو گلے لگایا ہوگا کیا گنبد خضریٰ کے مکین کی روح تڑپی نہیں ہوگی؟ ہمارے بزرگ فرماتے ہیں: ''جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے تو گنبد خضریٰ میں میرے نبی ﷺ کو تکلیف ہوتی ہے، ان کی روح بے قرار ہو جاتی ہے۔

یوسفی صاحب! ہمارے بزرگ فرماتے ہیں ''جس کو جتنا نبیؐ سے عشق و محبت زیادہ ہوگی اتنی ہی نبی کے دشمنوں سے اس کو نفرت ہوگی'' عجیب آپ عاشق رسول ہیں کہ آپؐ کے دشمنوں سے تعلقات، ان کے ہاں کھانا، ملنا پھر بھی آپ کے عشق نبی میں فرق نہیں آتا اور قادیانیت نوازی کیا ہے؟ کسی چیز کا نام ہے؟ آپ کی گفتگو سے قادیانیت نوازی روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ اس لئے آپ کو توبہ و استغفار کرنا چاہئے اور رد قادیانیت کا کورس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہاں آپ کو کرنا چاہئے تاکہ ان کا دجل، فریب، دھوکا سے آپ بھی بچ جائیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

بات چیت کے آخر میں ہم نے پھر گزارش کی کہ اس حوالے سے آپ نظر ثانی کریں تو یوسفی صاحب نے پھر وہی پرانی بات کو دہرایا کہ یہ ہمارے کورس کا حصہ ہے، اس پر نظر ثانی نہیں ہوسکتی، آپ کے خدشات اور تحفظات بے جا ہیں۔

ان کے اس طرز بیان اور دلائل کا اگر جواب دیا جائے تو ایک طویل کتاب مرتب ہو سکتی ہے کہ ان کا کلمہ، قبلہ ان کی عبادت کیا ہیں؟

میں نے کہا کہ میں نے 1986ء اور 1988ء میں ائمہ کورس اور ماسٹر کورس کئے تھے اس وقت وہاں جانا کوئی کورس کا حصہ نہیں ہوا کرتا تھا۔ یہ صرف آپ کے دور میں شروع کیا گیا ہے۔ مگر ختم نبوت کے وفد نے آخری گزارش کی کہ یہ عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت بڑا حساس مسئلہ ہے اس پر نظر ثانی کریں مگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ اس کے بعد ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا محمد طیب فاروقی صاحب نے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ کو ملاقات کا تفصیلاً بتایا اور یوسفی صاحب کی ہٹ دھرمی کا بھی ذکر کیا۔ اس پر شاہین ختم نبوت نے تمام مسالک کے مرکزی رہنماؤں کو ایک خط لکھا اور اس ساری صورت حال سے مطلع فرمایا۔

اور ایک خط دعوۃ اکیڈمی کے ڈی۔ جی صاحب کو بھی لکھا، خط ملاحظہ فرمائیں:

بخدمت جناب ڈائریکٹر صاحب دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی

آپ بہتر جانتے ہیں کہ:

۱۔ مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا: ''سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''
(دافع البلاء ص۱۱، مصنفہ مرزا قادیانی)

۲۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ: ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔'' (ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷)

۳۔ مرزا قادیانی نے کہا: ''میں ظلی طور پر محمد بھی ہوں اور رسول بھی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ)

۴۔ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے کہا کہ ''مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد

رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لئے قادیان میں دوبارہ تشریف لائے۔" (کلمۃ الفصل ص ۱۵۸)

مرزا قادیانی اور قادیانی گروہ کے ان جیسے بے شمار کفریہ عقائد کے باعث قادیانیوں کو پاکستانی پارلیمنٹ نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور سپریم کورٹ نے بھی اس گروہ کے کفر پر فیصلہ دیا۔ قادیانیوں نے اس فیصلہ کو تسلیم نہ کر کے آئین سے بغاوت کا ارتکاب کیا۔

غرض یہ کہ: (۱) مرزا قادیانی جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ (۲) قادیانی گروہ اسے "محمد" ثانی قرار دیتے ہیں۔ (۳) ان جیسے دیگر کفریہ عقائد کے باوجود قادیانی، پاکستانی پارلیمنٹ کے آئینی فیصلہ کو نہ مان کر پاکستان کے آئین سے بغاوت کرتے ہیں۔

قادیانیوں کی ان تمام کفریہ سرگرمیوں اور آئین پاکستان سے بغاوت کے باوجود آپ کی "دعوۃ اکیڈمی اسلام آباد" کے ائمہ کورس کے انچارج جناب مصباح الرحمن یوسفی ائمہ کورس کے شرکاء کو قادیانیوں کے مرکز چناب نگر میں لے جاتے ہیں۔ وہاں قادیانی مبلغ ان کو تبلیغ کرتا ہے۔ وہاں یہ خاصا وقت گزارتے ہیں۔ پھر وزن بیت کی خاطر مدرسہ ختم نبوت بھی پندرہ منٹ کے لئے چہرہ نمائی کرتے ہیں اور واپس آ کر جناب مصباح الرحمن ان ائمہ کورس کے طلباء کرام کی ذہن سازی کرتے ہیں کہ قادیانی کتنے اخلاق والے ہیں۔ کتنے پردہ کے پابند ہیں۔ وغیرہ!

حالانکہ ان پڑھے لکھے عقلمند سے کوئی پوچھے کہ کفر اسلام کا فیصلہ اعمال پر نہیں ہوتا بلکہ عقائد پر ہوتا ہے۔ صرف قادیانی نہیں بلکہ یہودی، مسیحی سب داعیان کا طریقہ واردات یہ ہے کہ وہ اچھے اخلاق نہیں بلکہ رشتے بھی کفر کی دعوت کے لئے بطور حربہ کے استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ ائمہ کورس کے شرکاء جب قادیانی مرکز سے واپس آتے ہیں تو وہ قادیانی کفریہ عقائد اور اپنے انچارج (جناب مصباح الرحمن یوسفی) کے طرز عمل سے دوذہنی کا شکار ہوتے ہیں۔

جب یہ افسوسناک بدترین صورتحال ہمارے علم میں آئی تو شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب سرپرست جمعیت علماء اسلام وامیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضرت مولانا عبدالوحید قاسمی صاحب ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد، حضرت مولانا محمد طیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد، حضرت مولانا خلیق الرحمن چشتی ناظم اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر مشتمل ایک وفد یکم جولائی ۲۰۱۵ء کو جناب مصباح الرحمن یوسفی صاحب کے پاس ان کے دفتر گیا۔ ان سے ملاقات کی، یہ جان کر حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ یوسفی صاحب نہ صرف قادیانیوں کی تعریفوں کے پل باندھتے ہیں، ان کے اخلاق کے مبلغ اور پرچارک نظر آتے ہیں۔ بلکہ علماء کرام پر بے جا تنقید اور ختم نبوت کے عنوان پر کام کرنے والوں پر بے جا متعصبانہ جارحانہ طرز عمل رکھتے ہیں اور قادیانیوں کی طرح پروپیگنڈہ بھی کرتے ہیں اور انہوں نے علماء کرام کے سامنے فرمایا کہ مجھے قادیانی جامعہ احمدیہ چناب نگر کے پرنسپل نے کہا کہ آپ کو احمدیت قبول کرنے پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

یہ خود مصباح الرحمن نے کہا کہ خود وہاں کا قادیانی عملہ ان کے متعلق یہ تاثر رکھتا ہے کہ میں احمدی ہوں۔ میں نے (مصباح الرحمن صاحب) کہا کہ نہیں پرنسپل صاحب یہ غلط ہے۔ میں نے احمدیت قبول نہیں کی۔ جناب عالی! ہمارے وفد نے ان سے کہا کہ اپنے طرز عمل پر غور کریں: (۱) آپ قادیانیوں کی بے جا حمایت کرتے ہیں۔ (۲) ایک سرکاری ادارہ کے طلباء کو چناب نگر لے جا کر ان کو قادیانیوں کی تبلیغ کرانے کو موقع دیتے ہیں۔ (۳) آپ ایک غیر مسلم اور آئین پاکستان سے انحراف کرنے والی، کفر کی مرتکب جماعت وگروہ سے ہمدردانہ تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کا طلباء کو قادیانی مرکز میں لے جانا ٹھیک نہیں ہے۔ اس پر آپ غور کریں۔ آگے انہوں نے بڑی رعونت سے جواب دیا کہ آپ کا اپنا طریقہ کار ہے اور ہمارا اپنا طریقہ کار ہے۔ گویا ایسا نہ کرنے پر رضامند بھی نظر نہیں آتے۔ ان حالات میں سوائے اس کے چارہ نہیں کہ ہم آپ سے درخواست کریں کہ دعوۃ اکیڈمی کے طلباء کو قادیانیوں کے ہاں دعوتیں اڑانے اور قادیانیوں کی تبلیغ سنوانے کے لئے لے جانا ہرگز مستحسن امر نہیں ہے اور ایسا شخص جس کے ایمان کو قادیانی کفر للچائی ہوئی نظر سے دیکھتے ہیں اور بقول خود جناب مصباح الرحمن صاحب کے، کہ قادیانی پرنسپل نے مجھے قادیانیت قبول کرنے پر مبارکباد دے رہے تھے، اگر یہ صحیح ہے تو پھر معاملہ بہت ہی حساس اور نازک ہے۔

میں اپنے اس خط کی کاپی:

(۱) مولانا فضل الرحمن صاحب، (۲) جناب ڈاکٹر ابوالخیر زبیر صاحب، (۳) جناب پروفیسر ساجد میر صاحب، (۴) جناب ساجد نقوی صاحب، (۵) جناب لیاقت بلوچ صاحب، (۶) جناب سراج الحق صاحب، (۷) صدر علماء بورڈ پنجاب ودیگر کو فی الحال بھجوا رہا ہوں۔

امید ہے کہ آپ ہمارا معاملہ یہاں پر حل فرما دیں گے۔ یقین فرمائیے کہ اس ادارہ کے اس ذمہ دار افراد کی اس غیر ذمہ دارانہ حرکت کی واضح طور پر تلافی نہیں ہو جاتی۔ ہم مجبور ہیں کہ اس صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے تمام آئینی راستے اختیار کریں کہ اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ ہمارے دل زخمی اور ان کے کفر پرور رویہ پر ماتم کناں ہیں۔ امید ہے کہ توجہ کی جائے گی۔

العارض: اللہ وسایا

مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مرکزی نائب امیر ملی یکجہتی کونسل آف پاکستان (حضوری باغ روڈ ملتان)

(جاری ہے)

تحریکِ ختم نبوت..... آغاز سے کامیابی تک

قسط:۴۰

سعود ساحر

قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے سامنے اٹارنی جنرل محترم یحییٰ بختیار نے کہا:

"مرزا غلام احمد اپنی ایک الگ امت بنا رہا تھا۔ اس کی ایک اور مثال ہے، ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد نے اپنے پیروکاروں کو مردم شماری میں ایک الگ فرقہ کے طور پر رجسٹر کرانے کا حکم دیا جو کہ اپنے آپ کو "احمدی مسلم" کہتے تھے۔ جناب والا! مرزا بشیرالدین محمود نے کہا تھا اور یہ بات میں نے مرزا ناصر کو بطور حوالہ پیش کی تھی:

"ہمارا اللہ، ہمارا نبی، ہمارا قرآن، ہماری نماز، ہمارا حج، ہمارا روزہ، ہماری زکوٰۃ، غرض ہماری ہر چیز دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہے۔" میں نہیں سمجھتا کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ البتہ مرزا ناصر نے کہا کہ: "اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان (اللہ، نبی، قرآن، نماز، حج، روزہ، زکوٰۃ) کی خود تعبیر کرتے ہیں۔" اس (مرزا ناصر) نے جماعت احمدیہ کی علیحدگی پسندی کے رجحانات سے متعلق بہت سی وضاحتیں کیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً سیاسی میدان میں مسلمانوں کے نقطۂ نظر کی حمایت کرتے رہے ہیں اور یہ بات کمیٹی میں زیر غور آنی چاہئے۔ اس (مرزا ناصر) نے ایک طویل تاریخ بیان کی، سر ظفر اللہ کی خدمات کا تذکرہ کیا، اپنے باپ مرزا بشیرالدین محمود کی کشمیر کمیٹی میں خدمات کا ذکر کیا۔ یہ بات یاد رہے کہ حضرت علامہ اقبالؒ نے اس کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا تھا، کیونکہ قادیانی اس کمیٹی کو اپنے مفاد کی خاطر استعمال کرنا چاہتے تھے، تاہم اس کو نظرانداز کرتے ہوئے مرزا ناصر کا زور اس بات پر تھا کہ انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے مفاد کی خاطر کام کیا ہے اور مسلمانوں کا ساتھ دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مرزا بشیرالدین نے ایک خطبہ میں جو ۱۳/نومبر ۱۹۴۶ء کے اخبار میں شائع ہوا تھا کہا تھا کہ:

"اگر برٹش گورنمنٹ نے مسلم لیگ کے خلاف کوئی کارروائی کی تو اسے مسلم قوم کے خلاف حملہ تصور کیا جائے گا اور وہ (قادیانی) مسلم قوم کی حمایت کریں گے۔" یہ یقیناً مسلمانوں کی حمایت کے مترادف ہے، مگر اخبار کے اسی شمارے میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ یہ کہتا ہے تو اسی وقت اپنا ایلچی وائسرائے کے پاس بھجوا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ:

"جس طرح عیسائیوں، پارسیوں کو نمائندگی دی گئی ہے اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے، اسی طرح ہمارے (قادیانیوں) کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔" اور برطانوی وائسرائے یا کوئی دوسرا اعلیٰ عہدیدار اس کو یا اس کے نمائندے کو جواب دیتا ہے: "آپ ایک مسلم فرقہ ہیں جو اقلیت میں ہے، مذہبی اقلیت۔" مرزا بشیرالدین نے جواب دیا کہ: "احمدیوں کے مفادات کا بھی اسی طرح تحفظ کیا جائے۔ اگر وہ ایک پارسی پیش کریں گے تو میں ہر ایک پارسی کے مقابلے میں دو احمدی پیش کر سکتا ہوں۔" یہ استدلال اس نے خود اختیار کیا ہے۔ اس نقطے پر میں پھر حضرت علامہ اقبالؒ کا حوالہ دوں گا، وہ فرماتے ہیں:

"قادیانیوں کی علیحدگی پسندی کے رجحان کے مدنظر جو انہوں نے مذہبی اور سماجی معاملات میں تواتر کے ساتھ اختیار کر رکھا ہے، جب سے مرزا غلام احمد کی نبوت کو ایک نئی جماعت کے جنم کی بنیاد بنایا ہے اور اس رجحان کے خلاف مسلمانوں کے شدید ردعمل کے پیش نظر یہ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ از خود قادیانیوں اور مسلمانوں کے مابین اس بنیادی اختلاف کا نوٹس لے اور مسلمان قوم کی جانب سے کسی رسمی احتجاج کا انتظار نہ کرے۔ مجھے اس بارے میں حکومت کے سکھ قوم کے بارے میں کی گئی کارروائی سے حوصلہ ملا۔ ۱۹۱۹ء تک سکھ قوم کو ایک الگ سیاسی اکائی نہیں مانا جاتا تھا، لیکن بعد میں سکھ قوم کے کسی رسمی احتجاج کے بغیر ہی انہیں یہ درجہ دے دیا گیا۔ باوجود اس امر کے کہ لاہور ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ سکھ ہندو ہیں۔"

(یہ بات بھی ریکارڈ پر ہے کہ تقسیم برصغیر کے وقت قادیانیوں نے خود کو مسلمانوں سے الگ قوم ظاہر کیا، جس کی بنیاد پر گورداس پور کے علاقے میں مسلمان ۴۸ فیصد رہ گئے: مرتب)

جناب اٹارنی جنرل نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ: جناب والا! علامہ اقبالؒ کی رائے

میں قادیانی خود ہی اپنے آپ کو ایک علیحدہ مذہبی جماعت قرار دیئے جانے پر اصرار کرتے رہے ہیں اور اس میں اس اعتراض کا جواب بھی ہے کہ خصوصی کمیٹی کو انہیں (قادیانیوں کو) علیحدہ مذہبی جماعت قرار دینے کا اختیار حاصل نہیں۔ یہ اس لئے کہ لاہور ہائی کورٹ اور پریوی کونسل نے فیصلہ دیا تھا کہ سکھ قوم، ہندو قوم کا حصہ ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ پارلیمنٹ نے سکھوں کو الگ قوم قرار دے دیا تھا، پارلیمنٹ ایسا کرنے کی مجاز ہے۔ یہ بات کمیٹی کے ارکان کے ذہن نشین رہنی چاہئے۔ جناب والا! قادیانیوں کے بارے میں علامہ اقبالؒ مزید فرماتے ہیں:

"ہمارے عقیدے کے مطابق اسلام اللہ کا بھیجا ہوا دین ہے، لیکن اسلام کا وجود بطور ایک قوم اور معاشرہ تمام تر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کا مرہون منت ہے، میرے خیال میں قادیانیوں کے لئے دو ہی راستے ہیں یا وہ صاف صاف بہائیوں کا طریقہ اختیار کریں یا اسلام کے نبوت کے ختمیت کے نظریئے کو ترک کردیں اور اس سے پیدا ہونے والی الجھنوں کا مقابلہ کریں۔ ان (قادیانیوں) کی طرف سے شاطرانہ تعبیریں محض اس خواہش کے باعث کی جارہی ہیں کہ وہ اسلام کی گود میں بیٹھ کر سیاسی فوائد حاصل کریں۔"

جناب والا! علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

"دوسری بات جو ہمیں فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ قادیانیوں کی اپنی پالیسی اور عالم اسلام کے بارے میں ان کا رویہ یہ ہے کہ تحریک احمدیہ کے بانی نے مسلمان قوم کو "سڑا ہوا دودھ" اور اپنے پیروکاروں کو تازہ دودھ کے نام سے پکارا اور موخر الذکر کو اول الذکر کے ساتھ میل جول رکھنے سے منع کیا۔ اس کے علاوہ ان کا بنیادی عقائد سے انکار، ان کا اپنے آپ کو نیا نام احمدی بطور جماعت دینا، ان کا عام مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شرکت نہ کرنا، مسلمانوں سے شادی بیاہ کے معاملات میں بائیکاٹ وغیرہ وغیرہ اور سب سے بڑھ کر ان کا اعلان کہ تمام عالم اسلام کافر ہے، یہ تمام باتیں بلاشبہ قادیانیوں کی بطور قوم اپنی علیحدگی کا اعلان ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مندرجہ بالا حقائق سے صاف ظاہر ہے کہ وہ (قادیانی) اسلام سے کہیں زیادہ دور ہیں بہ نسبت سکھوں کے ہندوؤں سے دوری کے۔ سکھ کم از کم ہندوؤں سے شادی بیاہ تو کرتے ہیں، گو وہ ہندوؤں کے مندروں میں عبادت نہیں کرتے۔"

جناب والا! تو علامہ اقبالؒ کے یہ نظریات ہیں۔ میں یہ معروضات پیش کررہا ہوں کہ وہ ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے۔ میں نے پورے احترام کے ساتھ مرزا ناصر کو اس ریزولیشن کی طرف نشاندہی کی تھی، جو انگلینڈ میں ربوہ کے واقعہ (میڈیکل کالج کے مسلمان طلبا کے ساتھ ربوہ اسٹیشن پر غنڈہ گردی) کے بعد احمدیوں نے پاس کی، جس میں انہوں نے اپنے آپ کو "احمدی مسلمان" کہا اور پاکستان کے غیر احمدی مسلمانوں کی مذمت کی، انہوں نے ان کا ذکر بطور پاکستانی کیا۔ تو یہ ہیں وہ حالات جن میں قادیانیوں نے خود کو مقید کر رکھا ہے۔

جناب والا! علاوہ ازیں ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام میں مقدس ہستیوں کے مقابلے میں انہوں نے ایک متوازی نظام قائم کر رکھا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ انتہائی قابل احترام ہستیاں ہیں۔ مثلاً: امیر المومنینؓ، ام المومنینؓ، اس متوازی نظام سے انتشار پیدا ہوا۔ پھر جب ہم (مسلمان) خوش ہوتے ہیں، وہ (قادیانی) خوش نہیں ہوتے، جب ہم ناخوش ہوتے ہیں، وہ خوش ہوتے ہیں۔ پہلی جنگ عظیم میں جب انگریزوں نے عراق فتح کرلیا تو مسلمان ناخوش ہوئے، لیکن قادیان میں چراغاں کیا گیا۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک الگ ملک حاصل کیا، کیونکہ ہماری سوچ فرد واحد کی سوچ کی مانند تھی، ہم خواہ سندھی ہوں، بلوچ ہوں، پٹھان ہوں، پنجابی ہوں، نفسیاتی طور پر ہم ایک دوسرے سے پیوست ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا فہم اور ادراک ان سے مختلف ہے۔

جناب والا! اب میں اختتام کی طرف آتا ہوں۔ میں نے کافی وقت لیا ہے، اب میں دستور کے مطابق قادیانیوں کی حیثیت کے بارے میں گزارشات پیش کروں گا، فیصلہ خواہ کچھ بھی ہو۔ اراکین جو بھی راستہ اختیار کریں، یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ وہ پاکستانی ہیں اور وہ شہریت کا پورا پورا حق رکھتے ہیں "ذی" یا دوسرے درجے کے شہری ہونے کا پاکستان میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے کہ پاکستان لڑ کر حاصل نہیں کیا گیا بلکہ یہ مصالحت اور رضا مندی سے حاصل کیا گیا تھا۔ یہ ایک معاہدہ تھا جس کی بنیاد دو قومی نظریئے پر تھی۔ ہندوستان میں ایک مسلمان قوم تھی اور دوسری ہندو قوم۔ اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے ذیلی قومی گروہ تھے۔ پاکستان کی تخلیق کے ساتھ مسلمان قوم بھی تقسیم ہوگئی اور اس کا ایک حصہ ہندوستان میں رہ گیا۔ ہم ان کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑ سکتے تھے، کیونکہ پاکستان کو معرض وجود میں لانے کے لئے انہوں نے قربانیاں دی تھیں۔ چنانچہ یہ قرار پایا کہ ان کے شہری اور سیاسی حقوق ہندوؤں اور دیگر اقلیتوں کے برابر ہوں گے۔ اسی طرح ہم پاکستان میں ہندوؤں اور دیگر اقلیتوں کو مساوی شہری اور سیاسی حقوق دیں گے۔ اس بات کا ذکر آپ کو چوہدری محمد علی کی کتاب "Emergence of Pakistan" میں ملے گا۔

(جاری ہے)

فتنہ غامدیت اور فتنہ قادیانیت

تیسری و آخری قسط

مولانا عبداللہ معتصم

انکارِ حدیث:

احادیث مبارکہ محدثین کی اصطلاح میں حضور ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو کہتے ہیں۔ احادیث مبارکہ کی گرانقدر امانت حضور ﷺ سے صحابہؓ، صحابہ کرامؓ سے تابعینؒ، تبع تابعینؒ کے اور پھر ہر دور میں ایک جماعت سے سینہ بہ سینہ ہم تک پہنچی ہے۔ غامدی صاحب نے دوسرے عقائد واعمال کی طرح احادیث پر بھی اپنا زہریلا پنجہ مارا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں: ''نبی کریم ﷺ کے قول وفعل اور تقریر وتصویب کی روایتیں جو زیادہ تر اخبار آحاد کے طریقے پر نقل ہوئی ہیں اور جنہیں اصطلاح میں حدیث کہا جاتا ہے ان کے بارے میں دو باتیں ایسی واضح ہیں کہ کوئی صاحب علم انہیں ماننے سے انکار نہیں کرسکتا۔ ایک یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی حفاظت اور تبلیغ واشاعت کے لئے کبھی کوئی اہتمام نہیں کیا۔ دوسری یہ کہ ان سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ کبھی علم یقین کے درجے تک نہیں پہنچتا۔ حدیث سے متعلق یہی دو حقائق ہیں جن کی بناء پر یہ ماننا تو ناگزیر ہے کہ اس سے دین میں کسی عقیدہ وعمل کا اضافہ نہیں ہوا۔'' (میزان:۶۸)

انکار حدیث کے لئے بطور مقدمہ کے غامدی صاحب نے جو دو دعوے پیش کئے وہ بالکل بے بنیاد اور مبنی بر جہل ہے۔ پہلی بات کہ آپ ﷺ نے احادیث کی حفاظت واشاعت کا اہتمام نہیں کیا۔ غلط اور بے اصل ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو احادیث سننے، ان کو حفظ کرنے اور ان کی کتابت وتحریر کرنے کی تاکید فرمائی اور ایسا کرنے والوں کے حق میں دعا فرمائی۔ اس طرح آپ ﷺ نے حفظ اور کتابت دونوں ذرائع سے کام لیتے ہوئے احادیث کی حفاظت اور ان کی تبلیغ واشاعت کا اہتمام فرمایا۔ حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ''نضر اللہ امرأ سمع منا حدیثاً فحفظہ حتیٰ یبلغہ غیرہ (ترمذی رقم:۲۶۵۶)'' ﴿کہ اللہ اس آدمی کو تروتازہ اور شاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سن کر یاد کرلی اور اسے دوسروں تک پہنچادیا۔﴾

اسی طرح آپ ﷺ نے فتح مکہ کے روز خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس میں فرمایا: ''ویبلغ الشاھد الغائب (بخاری:۱۵۴)'' ﴿کہ ضروری ہے جو یہاں حاضر ہے وہ میری باتیں غائبوں تک پہنچائے۔﴾ صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ کے مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ یاد کرلیا۔ اسے لکھ کر محفوظ کیا۔ اس پر عمل کیا اور اسے دوسروں تک پہنچا دیا۔ مرزا قادیانی بھی احادیث مبارکہ کا انکار کرتا ہے۔ لیکن وہ ایک قدم بڑھ کر سخت بے ادبی کے الفاظ استعمال کرکے احادیث مبارکہ کی توہین بھی کرتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے: ''میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن مجید اور وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔'' (خزائن ج۱۹ص۱۴۰)

جاوید غامدی نے بھی احادیث کو ناقابل استدلال قرار دیا اور دین سے خارج قرار دیا اور مرزا قادیانی نے بھی ناقابل اعتبار گردانا۔ فرق صرف یہ کہ غامدی صاحب نے تمہید باندھ کر اور الفاظ کو گھما پھرا کر احادیث کی حجیت سے انکار کیا ہے اور مرزا قادیانی نے اپنے اخلاق کا مظاہرہ کرکے خوب دھڑلے سے انکار کیا۔

عظمتِ صحابہ کرامؓ:

اہل اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد اس دھرتی پر ہر انسانی آبادی میں جو طبقہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مورد بنا وہ حضرات صحابہ کرامؓ ہیں۔ قرآن پاک اس گروہ کو اللہ کی جماعت قرار دیتا ہے اور اللہ کی رضا کا سرٹیفکیٹ عطا کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے بھی اس جماعت کو ہدایت کے ستارے قرار دیا اور فرمایا: ''خبردار! ان کو اذیت پہنچانا مجھے اذیت پہنچانا ہے۔''

عمار خان ناصر جو علم وفضل کے افق پر سرتاپا سفر کرنے والے خاندان کے چشم وچراغ ہیں، پھر بھی غامدی طرز فکر اور آزاد خیالی کے ترجمان ہیں اور اس کی اشاعت وترویج کے لئے اپنی صلاحیتیں پورے طور پر بروئے کار لائے ہوئے ہیں۔ اپنی کتاب ''حدود وتعزیرات'' میں لکھتے ہیں: ''صحابہؓ کا عورت کی نصف دیت پر اجماع کرنا زمانہ جاہلیت کے معاشرتی تصورات اور رسم ورواج سے متاثر ہونے کی بناء پر

(… تعزیرات ص ۱۰۰)

… لکھتے ہیں:

’’اس معاشرے میں آپ ﷺ کے تربیت یافتہ اور بلند کردار صحابہؓ کے علاوہ منافقین اور تربیت سے محروم کمزور مسلمانوں کی بھی ایک بڑی تعداد موجود تھی جو مختلف اخلاقی اور معاشرتی خرابیوں میں مبتلا تھی۔ اس طرح کے گروہوں میں نہ صرف پیشہ وارانہ بدکاری اور یارآشنائی کے تعلقات کی مثالیں پائی جاتی تھیں بلکہ اپنی مملوکہ لونڈیوں کو زنا پر مجبور کر کے ان کے ذریعے کسب معاش کا سلسلہ بھی جاری وساری تھا۔‘‘

(مفتی عبدالواحد کی تنقیدات کا جائزہ ص ۴۳)

عمار صاحب کی اس تحریر میں ہمیں اس پر ہرگز اعتراض نہیں کہ اس نے منافقوں کے لئے پیشہ وارانہ بدکاری اور یارآشنائی جیسے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اشکال اس بات کا یہ ہے کہ اس نے منافقین کے ساتھ ’’تربیت سے محروم کمزور مسلمان‘‘ کو بھی منافقین کے ساتھ ملایا ہے۔ حالانکہ حضور ﷺ کے دور میں بالفرض اگر کوئی مسلمان کمزور بھی ہے اس کی شان میں بھی ہم جیسوں کے لئے ایسے الفاظ استعمال کرنا سوء ادب اور گستاخی ہے۔ اس لئے کہ اس دور میں جتنے مسلمان تھے ان کو رب تعالیٰ نے اپنی رضا کی سند دے دی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس جماعت پر طعن وتشنیع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا ہے۔ اسی لعنت کا مستحق مرزا قادیانی بھی ٹھہرا ہے۔ اس نے بھی صحابہ کرامؓ کے خلاف سوقیانہ اور توہین آمیز زبان کا استعمال کیا ہے۔ ایک دو نمونے ملاحظہ فرمائیں:

۱……’’ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۱۸)

۲……’’ابوبکرؓ وعمرؓ کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے۔‘‘

(ماہنامہ المہدی جنوری ۱۹۱۵ء)

قرآن کی معنوی تحریف:

اپنے پیش رو مرزا قادیانی کی طرح غامدی بھی قرآن کی من مانی تفسیر، الفاظ کو کھینچ تان کر اپنے مطلب کی بات نکالنے کی تاک میں ہیں۔ قرآن کی معنوی تحریف اور جمہور امت سے ایک الگ اعتزال کی راہ اپنانا اور ایک امتیازی رائے رکھنا اس کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔ ’’اسلام کے حدود وتعزیرات‘‘ پر اس کی خامہ فرسائی ملاحظہ فرمائیں:

’’موت کی سزا قرآن کی رو سے قتل اور فساد فی الارض کے سوا کسی جرم میں نہیں دی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے پوری صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ان دو جرائم کو چھوڑ کر، فرد ہو یا حکومت، یہ حق کسی کو حاصل نہیں کہ وہ کسی شخص کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کرڈالے۔‘‘

(سورۃ) مائدہ میں ہے:

’’من قتل نفساً بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعاً‘‘ (المائدہ)

ترجمہ:’’جس نے کسی کو قتل کیا اس کے بغیر کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو، یا زمین میں فساد برپا کیا ہو تو اس نے گویا سب انسانوں کو قتل کیا۔‘‘

(میزان ص ۲۸۳)

محولہ بالا عبارات میں غامدی صاحب نے یہ مغالطہ اور فریب دیا کہ سورۃ المائدہ کی پوری آیت نہیں لکھی۔ کیونکہ اگر وہ پوری آیت لکھ دیتے تو اس سے وہ اپنا من پسند مفہوم کشید نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے مذکورہ آیت کا صرف اتنا حصہ لکھا جس سے ان کو اپنا خود ساختہ مفہوم نکالنے میں آسانی ہو۔ دراصل مذکورہ آیت کے مضمون کا تعلق بنی اسرائیل کے ساتھ ہے۔ اسلامی حدود وتعزیرات سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ سورۃ مائدہ کی اس آیت کی جو تفسیر غامدی نے کی ہے اس کے استاذ امین حسن اصلاحی سمیت امت میں کسی عالم نے یہ تفسیر نہیں کی۔ کسی نے اس کو حدود وتعزیرات کا ماخذ نہیں سمجھا۔ جاوید غامدی جمہور امت کی کی گئی تفسیر میں غلطیاں نکال رہا ہے۔ جس طرح مرزا قادیانی اپنے بارے میں کہتا ہے: ’’میں قرآن کی غلطیاں نکالنے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہوگئی ہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۷۲۸)

اسی طرح سورۃ الفیل کی بھی غامدی صاحب نے وہ تفسیر کی ہے جو سلف سے خلف تک کسی مفسر نے نہیں کی۔ ملاحظہ ہو البیان ص ۲۳۹۔

مفسرین سے الگ رائے:

اہل علم ودانش جانتے ہیں کہ سلف وخلف کے تمام مفسرین کے نزدیک سورۃ نصر مدنی ہے اور اس کے مدنی ہونے پر سب کا اتفاق واجماع ہے۔ جناب جاوید غامدی نے امت سے امتیازی رائے رکھنے کی قسم کھائی ہے۔ یہاں بھی اس کا راستہ وہ ہے جو امت میں سوائے مرزائیوں کے بعض مفسرین کے کسی نے نہیں رکھا۔ غامدی صاحب کا اصرار ہے کہ سورۃ نصر مکی ہے۔ اپنی تفسیر ’’البیان‘‘ میں لکھتے ہیں: ’’سورۃ کافرون کے بعد اور لہب سے پہلے یہاں اس سورۃ (النصر) کے مقام سے واضح ہے کہ سورۃ کوثر کی طرح یہ بھی، ام القریٰ مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے مرحلہ ہجرت وبرأت میں آپ ﷺ کے لئے ایک عظیم بشارت کی حیثیت سے نازل ہوئی۔‘‘ (البیان ص ۲۵۲)

اسی بات کو دوسرے مقام پر مختصر اور واضح طور پر یوں فرماتے ہیں: ’’ساتواں باب سورۃ ملک سے شروع ہو کر سورۃ الناس پر ختم ہوتا ہے۔ اس میں آخری دو معوذتین مدنی اور باقی سب مکی ہیں۔‘‘ (البیان ص ۹)

سورۃ نصر کے بارے میں یہی رائے مرزائیوں

کے لاہوری گروپ کے بانی مولوی محمد علی کی بھی ہے۔ اپنی تفسیر "بیان القرآن" میں لکھتے ہیں: "سورۃ کا نام نصر ہے۔ اس میں تین آیتیں ہیں۔ اس کو مکی سورتوں کے مجموعہ میں شامل کیا جاتا ہے۔"

(بیان القرآن جلد سوم، سورۃ النصر)

مرتد کی سزائے قتل سے انکار:

یہ بات اسلامی قانون کے کسی واقف کار آدمی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ اسلام میں اس شخص کی سزا قتل ہے جو مسلمان ہو کر پھر کفر کی طرف لوٹ جائے۔ ہمارا پورا دینی لٹریچر شاہد ہے کہ قتل مرتد کے معاملے میں مسلمانوں کے درمیان کبھی دو رائے نہیں پائی گئیں۔ نبی ﷺ، خلفاء راشدینؓ، کبار صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ اور ان کے بعد ہر صدی کے علماء شریعت کی تصریحات کتابوں میں موجود ہیں۔ ان سب کو جمع کر کے دیکھ لیجئے۔ آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ دور نبوت سے لے کر آج تک اس مسئلے میں ایک ہی حکم مسلسل ومتواتر چلا آ رہا ہے اور کہیں اس شبہ کے لئے کوئی گنجائش نہیں پائی جاتی کہ شاید مرتد کی سزا قتل نہ ہو۔ غامدی صاحب نے ایسے ثابت شدہ مسائل میں بھی روشن خیالی سے متاثر ہو کر اختلافی بحث کا دروازہ کھولا اور امت کے اس اجماعی موقف سے انکار کر کے مرتد کی سزا کے بارے میں یہ امتیازی رائے اختیار کی۔ ملاحظہ ہو:

"ارتداد کی سزا کا یہ مسئلہ محض ایک حدیث کا مدعا نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ابن عباسؓ کی روایت ہے: "من بدل دینه فاقتلوه" (کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔) ہمارے فقہاء بالعموم اسے ایک عام حکم قرار دیتے ہیں۔ جس کا اطلاق ان کے نزدیک ان سب لوگوں پر ہوتا ہے جو زمانہ رسالت سے لے کر قیامت تک اس زمین پر کہیں بھی اسلام کو چھوڑ کر کفر اختیار کریں گے ان کی رائے کے مطابق ہر وہ مسلمان جو اپنی آزادانہ مرضی سے کفر اختیار کرے گا وہ اس حدیث کی رو سے لازماً قتل کر دیا جائے گا۔ اس معاملے میں اگر ان کے درمیان اگر کوئی اختلاف ہے تو بس یہ کہ قتل سے پہلے اسے توبہ کی مہلت دی جائے گی یا نہیں اور اگر دی جائے گی تو اس کی مدت کیا ہونی چاہئے۔"

مزید لکھتے ہیں:

"لیکن فقہاء کی یہ رائے کسی طرح صحیح نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم تو بے شک ثابت ہے۔ مگر ہمارے نزدیک یہ کوئی حکم عام نہ تھا۔ بلکہ صرف انہی لوگوں کے ساتھ خاص تھا۔ جس میں آپ ﷺ کی بعثت ہوئی...... ہمارے فقہاء کی غلطی یہ ہے کہ انہوں نے قرآن وسنت کے باہمی ربط سے اس حدیث کے خاص مدعا کو سمجھنے کی بجائے اسے عام ٹھہرا کر ہر مرتد کی سزا موت قرار دی اور اس طرح اسلام کے حدود وتعزیرات میں ایک ایسی سزا کا اضافہ کیا جس کا وجود ہی اسلامی شریعت میں ثابت نہیں۔"

(برہان ص۱۳۹تا۱۴۳)

جاوید غامدی صاحب کی اس متفردانہ رائے کے جواب میں مولانا مودودی صاحب کی عبارت پیش کرتے ہیں جن سے بقول پروفیسر مولانا محمد رفیق صاحب "غامدی بہت متاثر تھے اور کئی سال ان کی جماعت کے کارکن رہے۔" مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے مرتد کی سزا پر اعتراضات کرنے والوں کے جواب میں لکھا ہے: "ذرائع معلومات کی کمی کی وجہ سے جن لوگوں کے دلوں میں شبہ ہے کہ شاید اسلام میں مرتد کی سزا قتل نہ ہو اور بعد کے "مولویوں" نے یہ چیز اپنی طرف سے اس دین میں بڑھا دی ہو۔ ان کو اطمینان دلانے کے لئے میں یہاں مختصراً اس کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"فان تابوا واقاموا الصلوة وآتوا الزكوة فاخوانكم في الدين ونفصل الأيات لقوم يعلمون وان نكثوا ايمانهم من بعد عهدهم وطعنوا في دينكم فقاتلوا أئمة الكفر انهم لا ايمان لهم لعلهم ينتهون." (التوبه)

یہ آیت سورۃ توبہ میں جس سلسلے میں نازل ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ۹ھ ہجری میں حج کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے اعلان برأت کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس اعلان کا مفاد یہ تھا کہ جو لوگ اب تک خدا اور اس کے رسول سے لڑتے رہے ہیں اور ہر طرح کی زیادتیوں اور بدعہدیوں سے خدا کے دین کا راستہ روکنے کی کوشش کرتے رہے ہیں ان کو اب زیادہ سے زیادہ چار مہینے کی مہلت دی جاتی ہے۔ اس مدت میں وہ اپنے معاملے پر غور کر لیں۔ اسلام قبول کرنا ہو تو قبول کر لیں، معاف کر دیئے جائیں گے۔ ملک چھوڑ کر نکلنا چاہیں تو نکل جائیں۔ مدت مقررہ کے اندر ان سے تعرض نہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد جو لوگ ایسے رہ جائیں جنہوں نے نہ اسلام قبول کیا ہو اور نہ ملک چھوڑا ہو، ان کی خبر تلوار سے لی جائے گی۔ اس سلسلے میں فرمایا کہ اگر وہ توبہ کر کے ادائے نماز وزکوٰۃ کے پابند ہو جائیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ لیکن اگر اس کے بعد وہ پھر اپنا عہد توڑ دیں تو کفر کے لیڈروں سے جنگ کی جائے۔ یہاں عہد شکنی سے مراد کسی طرح بھی سیاسی معاہدات کی خلاف ورزی نہیں کی جاسکتی۔ بلکہ سیاق عبارت صریح طور پر اس کا معنی "اقرار اسلام سے پھر جانا" متعین کر دیتا ہے اور اس کے بعد "فقاتلوا ائمة الكفر" کا معنی سوا اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا کہ تحریک ارتداد کے لیڈروں سے جنگ کی جائے۔"

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں، علامہ مودودی ص۲،۳)

یہ تو تھا قرآن کا حکم، احادیث کا بھی ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ جس میں مرتد کی سزا قتل ہی تجویز کی گئی ہے۔ صرف ایک حدیث پر اکتفاء کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے: ”من بدل دینہ فاقتلوہ“ ﴿جو مسلمان اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔﴾ (بخاری رقم:۶۹۲۲)

یہ حدیث حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت خالد بن ولیدؓ اور متعدد دوسرے صحابہ کرامؓ سے مروی ہے اور تمام معتبر کتب حدیث میں موجود ہے اور جتنے محدثین وفقہاء نے اس کو نقل کیا ہے ان تمام نے اس کا مطلب یہی عام سمجھا ہے کہ ہر دور میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ آج تک کسی محدث نے اس حدیث کے حوالے سے یہ رائے نہیں رکھی کہ یہ حکم صرف دور پیغمبر ﷺ کے ساتھ خاص تھا۔

غامدی صاحب نے اس مسئلہ میں قادیانیوں اور دیگر فتنہ پرور مرتدوں کو محفوظ راستہ دینے کے لئے بالکل ایک الگ، انوکھا اور امتیازی راستہ اختیار کیا۔ اسی سے ملتا جلتا مسئلہ تکفیر کا ہے۔ اس میں بھی غامدی صاحب نے پوری امت سے بالکلیہ ایک الگ اور شاذ راستہ اختیار کیا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ صرف پیغمبر ہی کسی شخص یا گروہ کی تکفیر کرسکتا ہے۔ کسی غیر نبی، عالم، فقیہ یا مفتی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی شخص یا گروہ کو کافر قرار دے۔ ایک سوال کے جواب میں غامدی صاحب فرماتے ہیں: ”کسی کو کافر قرار دینا ایک قانونی معاملہ ہے۔ پیغمبر اپنے الہامی علم کی بنیاد پر کسی گروہ کی تکفیر کرتا ہے۔ یہ حیثیت اب کسی کو حاصل نہیں۔“ (اشراق دسمبر ۲۰۰۰ء)

یہ بالکل غلط، بے اصل اور بے بنیاد رائے ہے۔ اس لئے کہ خلفاء راشدین سے لے کر آج تک ایسے لوگوں کی ہمیشہ تکفیر کی گئی ہے جو ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرتے رہے ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دور خلافت میں مدعیان نبوت اور مانعین زکوٰۃ کو کافر قرار دے کر ان کے خلاف جہاد کیا تھا۔ ماضی قریب میں امت مسلمہ نے اجماعی طور پر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو کافر قرار دیا تھا۔ ریاض احمد گوہر شاہی کے دعویٰ مہدویت پر پاکستان کے قریباً ایک ہزار علماء نے اسے کافر قرار دیا تھا۔ یوسف کذاب کے دعویٰ نبوت ومہدویت کرنے کے بعد حکومت پاکستان اور تمام مسلمانوں نے اسے کافر اور کذاب کہا۔ غامدی صاحب دراصل تکفیر کا حق مسلمان سے چھین کر کے اپنے لئے اور اپنے سگے بھائیوں مرزائیوں، بہائیوں وغیرہ کو محفوظ راستہ دینا چاہتا ہے۔

غامدی صاحب کے ایک دو مسائل میں امت مسلمہ سے امتیازی رائے نہیں بلکہ وہ اسلام کے متوازی ایک الگ مذہب کے علم بردار ہیں۔ ایمانیات، قرآنیات، حدیث وسنت، عبادات، معاشرت، سیاست وریاست، فقہی مسائل اور حقیقہ اسلامی عقائد واعمال کے چیدہ چیدہ مسائل کی ایک بڑی لسٹ ہے۔ جن میں غامدی صاحب نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا رکھی ہے۔ سب کا احاطہ کرنا وقت اور مناسب موقع کا متقاضی ہے۔ اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ خداوند قدوس سے دست بدعا ہیں کہ ہمیں تادم مرگ ایمان کامل کے ساتھ رکھے اور ایسے نئے روشن خیالوں کی خیالی روشنی سے امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین! (ختم شد)

☆☆..............☆☆

بقیہ:..... اسلام کی تیز ترین مقبولیت

اقوام متحدہ نے امسال جون، جولائی میں رمضان المبارک کے موقع پر مذاہب کے حوالے سے ایک رپورٹ جاری کی، جس میں اسلام اور دیگر عالمی مذاہب کی ترویج ومقبولیت کے حوالے سے ایک باب شامل کیا گیا۔ اس باب کا بعنوان تھا:

"Growth of Islam World Religion."

رپورٹ میں بتایا گیا کہ اس وقت اسلام کی عالمی سطح پر بڑھوتری کی شرح ۶.۴۰ فیصد ہے جبکہ اس عرصہ میں دنیا میں سب سے بڑا مذہب سمجھے جانے والے مذہب، عیسائیت کی مقبولیت میں اضافہ محض ۱.۴۶ فیصد دیکھا گیا ہے۔ بتایا گیا کہ ۱۹۸۹ء کے بعد اب تک شمالی امریکا میں اسلام کی مقبولیت میں ۲۶ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ افریقہ میں ۱۵ فیصد تک، یورپ میں ۱۴۲.۳۵ فیصد ہے۔ لکھا گیا کہ دنیا میں جتنے مذاہب ہیں، ان میں صرف اسلام ایک ایسا واحد مذہب ہے جس کے ماننے والوں کی تعداد میں مسلسل اور تیز ترین اضافہ ہو رہا ہے اور اس اضافے کی شرح ۲۱ فیصد ہے۔ عیسائیت کے ماننے والوں میں کمی آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ اسلام کے آغاز کے ساتھ ہی اس کے راستے میں بد سے بدتر ایسی رکاوٹیں کھڑی کی گئیں۔ صدیوں کی تاریخ میں سب سے زیادہ مخالفت اور قتل اسلام کے نام لیوا مسلمانوں کا ہوا۔ سب سے زیادہ عبادت گاہیں ان کی گرائی جاتی رہیں اور یہ آج بھی ہو رہا ہے لیکن یہ دین اور اس دین کے ماننے والے کبھی کم نہیں ہوئے بلکہ ان کی تعداد میں ہمیشہ اضافہ ہی ہوا ہے جو اس دین کے سچا ہونے کی کھلی دلیل ہے اور عظیم الشان معجزہ ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ ”المنبر“ فیصل آباد، جولائی، اگست ۲۰۱۵ء)

رُوح افزا
اور کیا چاہیئے!

اللہ پر توکل کے حیرت انگیز واقعات!

ڈاکٹر عائض القرنی

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے دل کی رہنمائی کرتا ہے:

ایک مشہور امریکی مصنف ''بودلی'' ہے، جس نے صحرا کی آندھی اور (The Prophet) وغیرہ کتابیں لکھی ہیں۔ ۱۹۱۸ء میں اس نے مغربی شمالی افریقہ کو وطن بنالیا، جہاں مسلمان بادیہ نشینوں کے ساتھ رہنا سہنا تھا، یہ لوگ روزہ، نماز اور ذکر واذکار کے پابند تھے، ان کے ساتھ گزارے بعض مشاہدات اس نے لکھے ہیں:

''ایک دن تیز آندھی آئی جس نے صحرا کی ریت کو اٹھا کر بحرابیض متوسط پار کرکے فرانس کی وادی الروی میں جا ڈالا، آندھی نہایت شدید گرم تھی، گرمی کی شدت سے مجھے لگا کہ میرے سر کے بال اکھڑ جائیں گے اور اس کی شدت سے میں پاگل ہوجاؤں گا، لیکن عربوں کو کوئی پروا ہی نہ ہوئی، انہوں نے کندھے اچکائے اور کہا یہ مقدر کی بات ہے، پھر اپنے کام میں لگ گئے، قبیلہ کا سردار شیخ بولا کہ ہماری ہر چیز برباد ہوسکتی تھی، لیکن الحمدللہ! بہت زیادہ نقصان نہیں ہوا، اب بھی ہمارے مویشیوں میں ۴۰ فیصد باقی ہیں اور ہم ان سے دوبارہ کام کی شروعات کرسکتے ہیں۔

ایک حادثہ اور ہے، ایک دن ہم صحرا میں کار سے جارہے تھے ایک پہیہ خراب ہوگیا، ڈرائیور احتیاطی پہیہ رکھنا بھول گیا تھا، اب غصہ بھی آیا اور فکر بھی لاحق ہوئی، قبائلیوں نے کہا کہ غصہ کا کوئی فائدہ نہ ہوگا، طیش میں آکر انسان حماقتیں کر بیٹھتا ہے، اس کے بعد گاڑی تین ہی پہیوں پر چلی، تھوڑا سا ہی چلے تھے کہ معلوم ہوا کہ تیل ختم ہوگیا۔ اب بھی اعرابی ساتھی نہیں بگڑے بلکہ پُرسکون رہے اور راستہ پیدل چل کر طے کیا، راستہ بھر نغمے گنگناتے رہے۔ اعرابیوں کے ساتھ صحرا میں سات سال جو گزرے ان سے مجھے اندازہ ہوگیا کہ امریکا و یورپ میں اضطراب سے دوچار نفسیاتی بیماریوں کے مریض اور نشہ باز جو منشیات پر پیسے خرچ کرتے ہیں وہ موجودہ تمدن کا شکار ہیں، جس کی اساس بھاگ دوڑ اور سرعت ہے، صحرا میں رہتے ہوئے مجھے کوئی بے چینی نہیں ہوئی، وہ اللہ کی جنت ہے، وہاں سکینت رضا اور قناعت ہے، اگرچہ بہت سے لوگ اعرابیوں کے عقیدۂ جبر وقدر کا مذاق اڑاتے ہیں، لیکن کون جانتا ہے کہ یہ اعرابی ہی حقیقت کو پاگئے ہیں، کیونکہ جب میں زندگی کی یادیں حافظہ میں تازہ کرتا ہوں تو احساس ہوتا ہے کہ وہ مختلف حادثوں اور واقعات سے پُر ہے، جو وہم وگمان میں بھی نہیں آتے تھے۔ اعرابی اس کو قضاوقدر یا قسمت کہتے ہیں، آپ ان کو کچھ بھی نام دے سکتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ صحرا کو چھوڑے ۱۷سال ہوگئے لیکن میرا اب تک تقدیر کے بارے میں وہی موقف ہے جو عربوں کا تھا، چنانچہ حادثات کا سامنا میں اطمینان وسکون سے کرتا ہوں۔ عربوں سے جو عادات سیکھیں وہ اعصاب کو سکون دینے میں مسکن دواؤں اور جڑی بوٹیوں سے بھی زیادہ کامیاب ہیں۔''

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے:

ریاض شہر کے ایک معزز آدمی نے مجھے بتایا کہ ۱۳۷۶ھ میں جبیل کے کئی مچھیرے مچھلی کے شکار کے لئے سمندر کی طرف گئے، تین دن رات انہیں ایک بھی مچھلی ہاتھ نہیں لگی، وہ پنج وقتہ نمازی تھے، اس میں مچھیروں کا ایک اور گروپ بالکل بے نمازی تھا لیکن وہ شکار میں کامیاب ہورہا تھا، ان میں سے بعض لوگ بولے: سبحان اللہ! ہم تمام نمازیں پڑھتے ہیں اور ابھی تک کچھ نہیں ملا، یہ بے نمازی ہیں اور کامیاب ہیں۔ شیطان نے وسوسہ اندازی کی اور پہلے فجر کی چھوٹی پھر ظہر، عصر چھوڑ بیٹھے، بعد عصر سمندر کے پاس پہنچے تو ایک مچھلی ملی، اسے نکال کر اس کا پیٹ چیرا تو اس کے اندر سے ایک قیمتی موتی نکلا۔ ان میں سے ایک نے اسے الٹ پلٹ کر دیکھا پھر بولا: کیا خدا کی شان ہے؟ جب اطاعت خدا کر رہے تھے تو کچھ نہ ملا۔ نافرمانی میں یہ مال ہاتھ آیا، یقیناً دل میں کچھ کالا ہے، پھر اس نے موتی اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا کہ اللہ تعالیٰ اس کے عوض عطا فرمائے گا۔ ساتھیوں سے بولا: چلو دوسری جگہ چلو، یہاں ہم نے رب کی نافرمانی کی ہے، وہاں سے تین چار کلومیٹر دور جاکر خیمہ لگایا پھر ساحل سمندر پر پہنچے، اب کی بار انہیں الکنعد مچھلی ملی، اس کے پیٹ میں بھی ایک بہترین موتی ملا، بول اٹھے: الحمدللہ! اس نے ہمیں رزق طیب عنایت کیا، اب کیونکہ وہ توبہ کرچکے تھے اور نماز پڑھ رہے تھے، اس لئے اس موتی کو لے لیا، وہ دیکھئے کہ معصیت میں پڑے تھے تو رزق خبیث ملا،

طاعت گزار ہوئے تو رزق طیب:

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

اللہ وہاں سے روزی دیتا ہے جہاں کا گمان بھی نہیں ہوتا:

التنوخی نے اپنی کتاب ''الفرج بعد الشدۃ'' میں ایک قصہ لکھا ہے جو یہاں ذکر کرنے کے لائق ہے کہ ایک آدمی معصیت میں گرفتار ہوا، روزی کے دروازے اس پر بند ہوگئے، ایک دن گھر میں فاقہ کی نوبت بھی آ گئی، اس نے کہا کہ ایک دن تو بھوکے رہ گئے، دوسرے دن جب سورج ڈوبنے کے قریب ہوا، بیوی بولی: جاؤ کچھ تلاش کرکے لاؤ، روزی روٹی کا کچھ بندوبست کرو، ورنہ مرجائیں گے۔ کہتا ہے کہ مجھے ایک پڑوسی عورت یاد آئی اس کے گھر جاکر میں نے اس سے سب حال بتایا، اس نے کہا: ہمارے پاس تو صرف ایک مچھلی ہے، وہ بھی سڑگئی ہے، میں نے کہا وہی دو، ہم تو مررہے ہیں، میں اسے لے گیا، اس کا پیٹ چیرا تو اس سے ایک موتی نکلا جو ہزار دینار میں فروخت ہوا، میں نے پڑوسن کو یہ بات بتائی تو اس نے کہا: جو میرا حصہ ہے، بس وہی میں لوں گی زیادہ نہیں۔ کہتا ہے اس کے بعد میں ثروت مند ہوگیا، اس سے گھر میں اثاثہ خریدا اصلاح حال ہوئی اور روزی میں کشادگی ہوگئی اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم ہے۔

نعم البدل بھی وہی دیتا ہے:

ابن رجب وغیرہ نے لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک عابد زاہد شخص تھا، اس کا مال ختم ہوگیا اور شدید بھوک کے باعث ہلاکت کے قریب ہوگیا، مکہ مکرمہ کی کسی گلی میں گھومتے ہوئے اسے ایک قیمتی ونفیس ہار پڑا ملا، اسے آستین میں دبا کر حرم پہنچا تو دیکھا کہ ایک شخص ہار کی گمشدگی کا اعلان کررہا ہے، کہتے ہیں کہ اس نے مجھے صحیح صحیح اس ہار کے بارے میں بتادیا تو وہ ہار اسے دے کر میں نے گزارش کی کہ میری بھی کچھ مدد کرے، لیکن اس نے ہار لیا اور مڑے بغیر چلتا بنا، ایک دھیلا بھی مجھے نہ دیا، میں نے کہا: اے اللہ! یہ میں نے تیری خاطر چھوڑ دیا تو ہی اس کا نعم البدل عنایت کر، پھر وہ ساحل سمندر کی طرف گیا اور ایک کشتی میں بیٹھ گیا کہ اچانک تیز وتند ہوا چلی جس سے کشتی پھٹ گئی، یہ شخص ایک لکڑی پر بیٹھا رہا موجیں دائیں بائیں دھکیلتی ہوئی ایک جزیرہ پر لے گئیں، وہاں اترا تو ایک مسجد دیکھی جہاں چند لوگ نماز پڑھ رہے تھے، اس نے بھی نماز پڑھی پھر قرآن کے کچھ اوراق پائے تو تلاوت کرنے لگا لوگوں نے کہا کہ تم قرآن پڑھے ہوئے ہو؟ اس نے کہا: ہاں! کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے اپنے بچوں کو قرآن پڑھانے کے لئے کہا، اجرت پر بات طے ہوگئی، پھر میں نے لکھا تو بولے کہ بچوں کو لکھنا بھی سکھادو، چنانچہ اجرت پر میں نے انہیں لکھنا بھی سکھانا شروع کردیا، پھر انہوں نے کہا: ہمارے ایک صالح آدمی جس کی وفات ہوئی ہے کی ایک بیٹی ہے کیا تم اس سے شادی کرسکتے ہو؟ میں نے کہا: کیا حرج ہے، پھر میں نے اس سے شادی کرلی، جب اس کے پاس گیا تو وہی ہار اس لڑکی کی گردن میں تھا، میں نے پوچھا: اس ہار کا کیا قصہ ہے؟ تب اس نے بتایا کہ اس کے باپ سے یہ ہار مکہ مکرمہ میں کھوگیا تھا، ایک آدمی کو ملا تھا جسے اس نے اس کو حوالہ کردیا تھا، اس کا باپ سجدے میں یہ دعا کیا کرتا تھا کہ اس کی بیٹی کو ایسا ہی شوہر ملے، کہا کہ وہ آدمی تو میں ہی ہوں یعنی ہار اسے حلال طریقہ سے مل گیا، کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے اسے چھوڑ دیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے نعم البدل عنایت کیا، کیونکہ اللہ پاک ہے، پاکیزہ چیز ہی پسند کرتا ہے۔

مانگنا ہے تو اللہ تعالیٰ سے مانگو:

ایک داعی نے اپنے کسی رسالہ میں لکھا ہے کہ ایک مسلمان اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ایک ملک میں

وفیات

☆...... ۷/ اگست ۲۰۱۵ء بروز جمعۃ المبارک ہمارے دوست اور بزرگ مولانا فیض احمد نقشبندی صاحب کی والدہ ماجدہ کا کوٹ ادو میں انتقال ہوگیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ جل شانہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ ان کی تمام حسنات کو قبول فرماکر درجات بلند فرمائے۔ مولانا محترم اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

☆...... حضرت مولانا قربان ہوتؔ صاحب کے جواں سال بیٹے کا گزشتہ دنوں انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین، قاری امجد مدنی، قاری علی اصغر ودیگر ساتھیوں نے غازی خان ہوت مدرسہ میں تعزیت کے لئے حاضری دی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائیں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں اور عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھریا روڈ کے دیرینہ مخلص ساتھی بھائی محمد اشرف چوہان کی والدہ کا گزشتہ دنوں انتقال ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

چھ لینے کے لئے گیا اور وہاں کی شہریت مانگی، اپنے دوست واحباب سے مدد مانگی اور پوری کوشش کی، لیکن اس کے سارے راستے بند ہوگئے، تدبیریں ناکام ہوگئیں، اس کی ملاقات ایک متقی عالم سے ہوئی اوران سے سارا حال بیان کیا، انہوں نے کہا کہ رات کے اخیر حصہ میں اپنے آقا و مولی کے دربار میں کھڑے ہوجاؤ، وہی مشکل کو آسان کرے گا۔ یہی حدیث کا مفہوم ہے کہ:

''جب تم مانگو تو اللہ تعالی سے ہی مانگو، مدد لو تو اللہ تعالی سے لو اور جان لو کہ تمام لوگ مل کر بھی تمہیں فائدہ پہنچانا چاہیں تو نہیں پہنچا سکتے، سوائے اس کے جو اللہ تعالی نے تقدیر میں لکھ دیا ہے۔''

اس آدمی کا کہنا ہے کہ اس کے بعد میں نے لوگوں سے سفارشیں کروانا چھوڑ دیا، میں روز رات کے اخیر حصہ میں وہی عمل کرتا جو اس عالم نے بتایا تھا اور سحر میں دعائیں کرتا، کچھ ہی دنوں کے بعد میں نے پھر درخواست کی اور کوئی سفارش استعمال نہیں کی، کچھ دن کے بعد میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ طلبی آئی اور مجھے شہریت مل گئی، جس کی مجھے سخت ضرورت تھی۔

قیمتی لمحات:

التنوخی نے ذکر کیا ہے کہ بغداد میں ایک وزیر نے ایک بڑھیا کے مال واسباب پر دست درازی کی، اس کے حقوق واموال ضبط کر لئے، بڑھیا روتی پیٹتی اس کے پاس گئی اور اس کے ظلم وجور کا ذکر کیا، اس نے کوئی پروا نہ کی، بڑھیا نے کہا: میں تجھے بددعا دوں گی، تب وہ بڑھیا کا مذاق اڑانے لگا اور بولا: جا، جا رات کے تیسرے پہر میں بددعا دینا، اس نے اپنے فسق و طاقت کے زعم میں ایسا کہا تھا، لیکن بڑھیا نے اس پر عمل شروع کر دیا، کچھ ہی دنوں میں وہ معزول ہوا، اس کے اموال چھین لئے گئے، جائیداد ضبط ہوئی اور بیچ بازار میں کوڑے لگائے جانے لگے، کیونکہ لوگوں پر خوب ظلم ڈھائے تھے، بڑھیا وہاں سے گزری اور اس سے کہا: تو نے صحیح مشورہ دیا تھا، رات کے تیسرے پہر کو میں نے بہت اچھا پایا، رات کا یہ حصہ بہت قیمتی اور گرانقدر ہے، اس میں رب العزت فرماتا ہے:

''کوئی ہے مانگنے والا کہ میں اسے دوں، کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں، ہے کوئی پکارنے والا کہ میں اس کی پکار سنوں۔''

نوجوانی میں بہت سے تجربے ہوئے، بہت سی باتیں سنیں اور بہت سے ناقابل فراموش حادثات سے گزرا، لیکن جو سب سے زیادہ فریادرس بھی ہو اور مدد لطف وکرم کا منبع بھی، ایسا اللہ کے سوا کوئی دوست نہیں ملا۔ ☆☆

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ
مکمل علاج، مکمل خوراک
قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام
فیصل
معجون قوتِ اعصاب زعفرانی
33 اجزاء کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگر موتھہ	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	[illegible]	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دارچینی	اکر	الائچی خورد	[illegible]	[illegible]
ورق طلاء	لونگ	[illegible]	الائچی کلاں	[illegible]	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	[illegible]	زنجبیل	[illegible]	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	[illegible]	بہمن سفید	گوند کتیرا	

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577

معجون تسکین دل
دل کے تمام امراض کے لئے مفید
دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
قیمت 1200 روپے
جگر ومعدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
وزن 500 گرام
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	گاؤزبان
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادرنجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	درونج عقربی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تربوز
[illegible]	الائچی خورد	کہربا	بہمن سرخ	

فیصل FOODS ستارہ لائز ڈی گراؤنڈ سپلائز کالونی فیصل آباد

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نویدِ مسرت

تقریباً 40 سال بعد پہلی مرتبہ مجاہدین وشہدائے ختم نبوت کی لازوال قربانیوں کا ثمرہ منظرِ عام پر!

- قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی 21 روزہ کاروائی کی رپورٹ جسے حرف بہ حرف حکومت نے 21 حصوں میں شائع کیا
- یہ سرکاری مستند دستاویز اپنے قاری کو حق وباطل کے معرکہ سے اسطرح روشناس کرتی ہے کہ مرزا غلام قادیانی کے پیروکاروں کے گرو مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے گروؤں کی ذلت آمیز شکست کا عبرت ناک نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔
- یہ رپورٹ مرزا غلام قادیانی اور قادیانیت کے کذب اور دجل پر مہر اور ہر قادیانی ولاہوری کے لئے ’’اتمام حجت‘‘ ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پہلی مرتبہ انتہائی کاوش وعرق ریزی سے تحقیق وتخریج سے آراستہ کرکے سرکاری رپورٹ کو 5 جلدوں (2952 صفحات) میں شائع کردیا ہے۔ جو کہ مجلس کے ہر دفتر سے صرف لاگت کے خرچہ -/1000 روپے پر دستیاب ہے علاوہ ڈاک خرچہ، نیز vp کی سہولت حاصل نہ ہوگی۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سارے عالم میں اس ’’اتمام حجت‘‘ کو قائم کرنے کیلئے یہ پانچ جلدیں انٹرنیٹ پر ملاحظہ کرنے اور مفت محفوظ download کرنے کی سہولت بھی بہم پہنچادی ہے۔

صرف ایک کلک سے ملاحظہ اور ڈاؤن لوڈ فرمائیں

www.amtkn.com/nareportv1.pdf
www.amtkn.com/nareportv2.pdf
www.amtkn.com/nareportv3.pdf
www.amtkn.com/nareportv4.pdf
www.amtkn.com/nareportv5.pdf

www.amtkn.com
www.khatm-e-nubuwwat.com
www.khatm-e-nubuwwat.info
www.laulak.info
www.facebook.com/amtkn313

ameer@khatm-e-nubuwwat.com, popalzai@amtkn.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان
061- 4783486
0300-4304277